

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232042

UNIVERSAL
LIBRARY

بالحق فزوق الباطل ان الباطل كان زهوقا

حصه اول ساله

تحتیقا اولاد وواجه صاحب

مولفه حاج محمد حسین صاحب کیمیر حق سبحانی

الوالی العلامه محله بیهوشی بام صفت
درین فی اگره بیهوشی بام صفت

فہرست مضامین رسالہ تحقیقات اولاد خواجہ صاحب

صفحہ	مضمون
آول	دیباچہ
۵	بیان تکرار اولاد خواجہ صاحب
۷	خلاصہ مضمون اکبر نامہ جلد اول
۹	مجاور صاحبون کا بیان
۱۱	اکبر بادشاہ کے روبرو تحقیقات اولاد خواجہ صاحب و شیخ حسین مورث دیوبانجی کی اولاد کا دعویٰ خارج ہونا
۱۳	شہزادہ دانیال کا شیخ دانیال مجاور درگاہ کے گھر پیدا ہونا اور اس وقت اسکا نام دانیال رکھنا
۱۹	شیخ حسین نواس گری کا دعویٰ کرتے تھے نہ اولاد ذکر مہونیکا اور ان کے قید ہونیکا حال اور پھر تصور معان ہونیکا ذکر و لنگر خانہ کا داروغہ مقرر ہونیکا بیان
۲۱	آئین اکبری کا انتخاب
۲۲	انتخاب طبقات اکبری
۲۴	خادم صاحبون اور مجاور صاحبون کا ذکر
۲۵	شہزادہ دانیال کا تولد شیخ دانیال صاحب مجاور کے گھر
"	خادم صاحبون کا ذکر
"	مجاور صاحبون کا ذکر
"	ایضاً

مضمون

صفحہ	مضمون
۲۶	مجاور صاحبون کا ذکر
۲۷	دس ہزار روپے مجاور صاحبوں کو دینے
۳۰	انتخاب تاریخ فرشتہ
۳۲	شاہزادہ دانیال کا تولد
..	خادم صاحبوں کو دو لاکھ روپے دینے کا ذکر
۳۳	مجاور صاحبوں کو سلطان محمود خلجی کے انعام و تہنیت دینے کا ذکر
۳۶	شیخ محمد یار دگار صاحب کا ذکر
۴۰	سید فخر الدین صاحب کا ذکر
۴۲	انتخاب خلاصہ منتخب التواریخ
۴۳	مجاور صاحبوں کا حال
۴۴	شاہزادہ دانیال کا شیخ دانیال مجاور صاحب کے گھر پیدا ہونا
۴۶	مجاور صاحبان درگاہ کے سبب عبادت خانہ فتحپور میں ذکر قال اللہ وقال الرسول بتاہما
	شیخ حسین مورث دیوان حال کے اولاد خواجہ صاحب ہونے پر مشایخان فتحپور کے
	سب گواہیان گزیرین اور صدر عظم و قاضی القضاات نے محضر لکھ دیا کہ شیخ حسین اولاد
۴۸	خواجہ صاحب بنین بنین - شیخ بنین قید ہوئے
۵۲	انتخاب تزک جہانگیری و خلاصہ کتاب مذکور
۵۲	شاہزادہ دانیال کے پیدائش کا ذکر شیخ دانیال مجاور کے گھر
۵۳	اکبر بادشاہ کے اخلاق و مذہب کا ذکر

۴ مضمون

صفحہ

۵۶	خادم صاحبون کا ذکر
۵۹	خلاصہ مطلب احتمال قبائل نامہ جہانگیری
		شیخ حسین اولاد خواجہ صاحب کی تحقیقات کے وقت ثابت نہیں ہوئی انکو
۶۰	تولیت سے موقوف کیا
۶۱	شاہزادہ دانیال کل شیخ دانیال مجاور کے گہریا ہونا
۶۲	مجاہد صاحبان درگاہ کا حال
۶۳	ایضاً
۶۴	دس ہزار روپیہ مجاہد صاحبون کو دینے کا ذکر
		اس امر کا ذکر کہ شیخ حسین نو اس کرمی کا دعویٰ کرتے تھے نہ بیٹے کی اولاد
۶۵	ہونے کا
۶۶	انتخاب کتاب سفینۃ الاولیاء
۶۷	خادم صاحبان درگاہ کا ذکر
۶۹	انتخاب خلاصہ مطلب سیر المتاخرین
۷۰	شاہجہان بادشاہ نے دس ہزار روپے خادم صاحبون کو دئے
"	"	عالمگیر بادشاہ نے پانچ ہزار روپے خادم صاحبون کو دئے
۷۱	انتخاب تاریخ ہندو اکبر بادشاہ کا حال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَاللهُ وَاَصْحَابُهُ اَجْمَعِیْنَ

ما واطحہ حسین احمدی حقیقی خدمت محققان واقعات گذشتہ عرض کرتا ہوں کہ اجیر میں بی
ایک اقد اولاد حضرت خواجہ معین الدین حقیقی رضی اللہ عنہ کا اس لائق بی کہ جو کوئی بیان
وارد ہو اس سے واقفیت حاصل کرے، خصوصاً علم تاریخ کے شائق اور سلسلہ حقیقتہ کرام کے پیرو
اور دیگر اہل سلام کو تو ضرور ہی کہ اس سال سے خبردار ہوں۔ اس جگہ کے بنیاد و غصہ سے قائم
ہوئی ہے اولاد کا دعویٰ کرنیوالوں کے سب سے دعویٰ شروع کیا آج تک کسی طرح اپنے دعویٰ کی پیروی
کرنے سے غافل نہیں رہا۔ مگر دعویٰ کے تردید کرنیوالوں کی بھی ایسی تردید کی کہ حکم کو پہنچا دیا اور
کوئی بات اس دعویٰ کے رو کرنے میں باقی نہیں چھوڑی۔ اس اولاد کی بحث ان دنوں عدالت حضور
مشاورت صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر اجیر میں ہی پیش ہوئی تھی اور اکثر ہوتی رہتی ہے۔ جو اولاد کا
دعویٰ کرتے ہیں وہ دیوان کہلاتے ہیں۔ جو گروہ دیوان کے اولاد خواجہ صاحب نے سے انکار کرتے
ہیں وہ صاحبزادے یا خادم خواجہ صاحب یا عجا در خواجہ صاحب کہلاتے ہیں انہیں دو گروہ ہیں۔
ایک گروہ سید دن کا جو سید فخر الدین صاحب بہائی و پیر بہائی حضرت خواجہ معین الدین حقیقی
رضی اللہ عنہ کی اولاد ہے۔ دوسرا گروہ شیخوں کا جو شیخ محمد یادگار صاحب یہ حضرت خواجہ صاحب کی
اولاد ہیں یہ دونوں گروہ سید شیخ ملکر صاحبزادے یا خادم خواجہ صاحب یا عجا در خواجہ
کہلاتے ہیں۔ چونکہ یہ بحث صحیح حال دریافت کرنیکے لائق ہے اس واسطے میں نے ارادہ کیا کہ جہاں

ہو سکے اسکی تحقیقات بلا طرز فاری کیا دے اور جو حال دریافت ہو وہ کو کو و ن تک بھی
 بعینہ پہنچایا جاوے۔ لہذا ایسے یہ مناسب جانا کہ اول کل بادشاہوں کی تصنیفات یا شاہی
 حکم سے جو تصنیف و تالیف ہوئی یا کسی مورخ نے لکھی ہوں انہیں جب مقام پر درگاہ یا حضرت
 خواجہ صاحب یا اولاد خواجہ صاحب یا خادم صاحبوں یا مجاور صاحبوں کا خاص نوکر کہا ہے
 اسکا انتخاب کر کے ایک رسالہ میں درج کر دوں۔ اپنی طرف سے کچھ کم و زیادہ نکروں۔ کہ دیکھنے والا
 خود اسکا نتیجہ نکال لیوے۔ دیکھنے والے جاہلین اور کتاب بنانے والے جاہلین۔ اور ہر ایک کتاب
 کے انتخاب کے اول اسکا خلاصہ طلب بھی انہیں لفظوں میں جو اس کتاب میں لکھے ہوں لکھ دوں کہ
 دیکھنے والوں کو ہسانی ہو۔ سوائے کتابوں کے جو اور کاغذات اولاد کی بحث میں ہیں انکو بھی
 رسالہ میں درج کر دوں۔ مگر میں کم فرصتی سے مجبور ہوں اور یہ لمبر وقت طلب۔ تلاش و محنت کا
 محتاج۔ اسواسطے میں ایسا انتظام کیا کہ جو کچھ بہم پہنچتا جاوے اسکو درج رسالہ کے ناظرین
 کی خدمت میں پیش کرتا جاؤں۔ جب قدر تیار ہو جاوے گا انہیں ہونے سے بہتر سہ گا اسواسطے اول
 بادشاہوں اور مورخین کی تصنیفات سے شروع کرتا ہوں۔ اگر کسی جگہ ناظرین غلطی پاویں تو
 مہربانی سے مطلع فرماویں کہ خوشی اور ممنونئی کے ساتھ اسکی دستخط کر دیا ویگی۔ اس رسالہ کا نام
تحقیقات اولاد خواجہ صاحب رکھا اور یہ اس رسالہ کا حصہ اول ہے۔

کتاب اکبرنامہ

خلاصہ اس کتاب کا یہ ہے کہ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ سے نہایت متفق تھے کئی بار پیادہ پازارت کے واسطے اجمیر تشریف لائے۔ اکہون روپے نذر کے خادم صاحبان درگاہ کو دئے اجمیر میں شہر سپاہ اور محل شاہی تعمیر کرنے جسکو اب یگزین کہتے ہیں درگاہ کے آگے بازار بنوایا اکبری مسجد بنوائی جب اجمیر آئے عرصہ تک قیام فرمایا اجمیر اور یہاں کے لوگوں کے حالات سے بخوبی واقفیت حاصل کی اکبر بادشاہ کے روبرو شیخ حسین نے جو دیوان حال درگاہ کے مورت تھے دعویٰ خواجہ صاحب کے اولاد ہونے کا کیا مگر خادم صاحبان درگاہ نے کہا کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہیں ہیں۔ بادشاہ نے اس جگہ کے کی تحقیقات فرمائی ضروری خیال کر کے معتبر و مصنف آدمیوں کو مقرر کیا کہ انکی کامل تحقیقات کر کے جو اصلی حال ہو اس سے بادشاہ کو اطلاع دیں۔ ان لوگوں نے نہایت محنت کر کے تحقیقات کی اور انکو جو حال معلوم ہوا بادشاہ سے عرض کیا انکی تحقیقات کا خلاصہ بادشاہ نے یہ تحریر فرمایا (کہ دعویٰ فرزند ہی اصلی نذر) شیخ حسین صاحب کے اولاد ہونیکے دعویٰ کا یہ فیصلہ ہوا کہ انکا دعویٰ خارج ہوا۔ دوسری یہ بات ہوئی کہ عہدہ تولیت انکو سونپ دیا تھا اسمین جو خادم صاحبوں کے واسطے نذر کار و پیہ آتا تھا وہ شیخ حسین کھا جاتے تھے اسکے عوض وہ متولی کے عہدہ سے موقوف ہوئے اور اپنی ناہنجاری کے سبب قید کئے گئے اور شیخ محمد بخاری انکی جگہ مقرر ہوئے۔ ۱۲ جلوس میں یہ واقعہ ہوا ۱۲ جلوس تک شیخ حسین قید رہے اور سرگردان پیرتے رہے آخر ۱۲ جلوس میں ۳۳ برس کے بعد انکا قصور معاف ہوا اور بادشاہ نے لنگر خانہ کا دار و درہ مقرر کر کے اجمیر بھیجا اور درگاہ کے لوگوں کی بیماری (یعنی ہر طرح کی خدمت) انکے ذمہ مقرر کی اور یہ بھی ثابت ہے کہ شیخ حسین یہ دعویٰ کرتے تھے کہ میں خواجہ صاحب کی خیر بیٹی یعنی بیٹی کی اولاد سے ہوں۔ یہ دعویٰ نہیں تھا کہ پسر ہی یعنی لڑکے کی اولاد سے ہوں پسر ہی اولاد ہونیکا دعویٰ تو حال میں شروع کیا گیا۔ جب بادشاہ ناگور کی طرف تشریف

لیکے تھے بادشاہ سلیم کو شیخ دانیال صاحب مجاور درگاہ کے مکان پر چھوڑ گئے تھے پیکر کے شاہزادہ پیدا ہوا اس شاہزادہ کا نام شیخ دانیال صاحب مجاور کے نام پر بادشاہ نے سلطان دانیال رکھا۔

انتخاب اکبر نامہ مطبوعہ مطبع نشی نو لکھنؤ صاحب لکھنؤ
۲۸۲ اجری

جلد دوم
صفحہ ۱۹۹

از انجا کہ موکب عالی لسبعت ہرچہ تمام تر متوجہ اجیر گشت و بساعت مسعود
وران شہر فیض بخش نرول رحمت فرمود و زیارت روضہ منور حضرت
خواجہ بقیم آمد و منسوبان آن شہر مقدس کامیاب و ملت گشتند و با ہم
آنکہ محل قدس را بآئین لایت از راہ میوات در اجیر آوردہ بحسن حد
کرامت توفیق یافت۔

الضما
صفحہ ۲۰۸ تا ۲۰۹

چون در مبادی این غزیمت و الا نذر فرمودہ بودند کہ از حصول فتح پیہ
روضہ منورہ خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ کہ در اجیر نور گشتہ
است توجہ فرمایند زلمے کہ از قلعہ چتور مراجعت فرمودند پرتو ضمیر آن شاہوار
دولت با نقلے نظرے کہ از صدق عقیدت مرکوز خاطر اقدس بود تانفت
وتا اردوے ظفر قرین پیادہ آمدند و روز فروردین نوزدیم ہند را ہاہ الہی شہ
سبت و نہم شعبان کوں مراجعت بلند آوازہ ساختہ اردو کے معلی چچیان
بیاد قدم صدق در راہ ہناروند و منزل بمنزل رشتت حرارت ہو و افسند

رگیک بیابان بقدم شوق راه قطع می شد بانکه حکم عالی بود که عساکر اقبال
 سواره می آمده باشند اما مقربان بساط اخلاص را از سعادت موافقت گزین
 نبود چندسے خاصان حریم عرت در سایه حضرت پیاده می رفتند چون قصب
 ماندل مضرب خیام اقبال شد شکونه ترا دل که پیشتر به اجیر رفتن نوید آمدن
 ایات اقبال را رسانیده بود بعبادت نمود از منزهان تجرد گرین آن روضه
 مقدسه عرایض بدرگاه جهان پناه آورد که حضرت خواجہ در خواں مدبر فرمود
 اندک بادشاه صورت و معنی از حق اندیشی و خدا پرستی حسن ظن بمن میکن
 کرده پیاده غرمت زیارت دارد به روشی که دانند آن قافلہ سالار راہ حقیقت
 را ازین اندیشہ باز دارند اگر او بزرگی خود دانسته کجا نظر بین خاک نشین گوی
 طلب انداختی چون این عرایض بمابع اقبال رسید آنحضرت ازان منزل
 سوار دولت شدند و روز آسمان بست و بقم سفندارند ماه الہی موافق یکشنبہ
 بمقم رمضان خطہ اجیر از ورود اقدس مطلع اقبال گشت و از یک منزلی
 پیاده معبود متوجہ زیارت شدند بلی آنکہ بدولت سمرخیم اقبال نزول
 اجلال فرمایند از گورہ لبطواف روضہ قدسیہ توجہ فرمودہ ادب زیارت
 بقدیم رسانیدند و جمیع مجاوران و معتکفان آن حواشی قدس بر اسم شفا
 و افضال کامیاب ساختند و تاہ روزوران خطہ فیض آنها متوجہ مبد
 فیاض بودہ باستفاضہ انوار صوری و معنوی استنداد داشتند۔

حضرت بلال لدین محمد
 اکبر او شہ چہور کافلہ
 فتح کر کے زیارت کے
 واسطے اجیر آئے اور
 مجاوران زرگاہ کو بولی
 کامیاب کیا۔

جلد دوم
صفحہ ۱۳۴

آنحضرت بدولت و اقبال ابدا تمام لوازم طودن و انصرام حسین نوروزی
 روز اسفندارند فروردین ماه الہی موافق روز دوشنبہ پانزدہم رمضان
 لوای مراجعت از خط مستقر اورنگ سلطنت ارتفاع دادند و از راہ ہوا
 و انبساط شکار نہفت فرمودند۔

جسد دوم
صفحه ۹ تا ۲۴

تو جو فرمودن حضرت شایسته‌های پیاده از دارالاحکامات اجیر و کاتبان ایشان
شهبوار عرصه اقبال بطلب موری و مینوی

چون شایسته‌های پادشاهی اسفند بهمت از بزرگان آن دران هنگام جویا
فرزندار شدند بودند معالطه با ایزد فرود در خند بود که چون این امنیت بجهت آنجا
از انوار بشارت علی که نفس مقدس منقلب شود آن بوده باشد که از دارالخلافت
اگره پیاده بهزیارت رود و خدمت تبر که خواججه عیسی لدین چشتی که مقربان نگاه الهی
اندرفتنه لوزم اظهار سخنان ایزدی بقدم رسانند و مقرر بود در حبس که ماه غریب
گرمی ایشان است این امنیت از کمان قوه لفضل آید و چون آنچنان گوهر
شبهه بافت و بروج خلافت بر ساحل امید آمد انبساط نذر از شر ایطحق
گذاری چنانچه از لوزم سپاسداری شایسته در روز آبان دهم بهمن ماه الهی
سوار حق روز جمعه و دوازدهم ماه شعبان از دارالخلافت اگره پیاده قدم در
وادی در حله بیانی و بیابان نوردی نهادند و بادی شوق را روزی دو روز
کرده که در پیاده قطع میفرمودند

تفصیل منازل قاری شایسته شایسته پایتخت ترتیب بود
از دارالخلافت اگره که کوچ را با اقبال در ساحت موضع سندانگیز و اول جلال
فرمودند از اینجا بفتح پور اتفاق منزل قاری از اینجا از خانه گذشته نزدیک به
بجو مقرب بنام اقبال گشت و از اینجا بمنزل کردیه نزول را با اقبال دولت
و از اینجا بقصد بیابان و رود موکب جلال رود نمود و از اینجا بمنزل توده فرود
آمدند و از اینجا موضع کلاولی محل آرد و کله گشت و از اینجا کساندی اتفاق
نزول قاری و از اینجا بدین سده و از اینجا سیس محل گذشته نزدیک پهل محل
به طریقات اجلال شد و از اینجا بیگانه مور و بنام طفر ارتسام شده نزدیک

بنو نه نزول دولت شد و از انجا موضع جهاک نزد یک معز آباد عمارت فرزند زبیر
 آسایش گزیده و از انجا ساکبون مخیم سر اوقات اقبال شد و از انجا مخیم کبیل
 درود و موکب قبال گشت و از انجا بقعه قدسیه خواجه که در اجیر واقع است توجیه فرمود
 هم از گوراه بر مقدمه رسیدند و جمیع اخلاص بران سرزمین آسانی رفعت
 رسانیده استمداد همت فرمودند روز چند در آن مقام که مهتاب شریف اوقات
 را بعبادات برات نمود و آنست بفیض تعظیم و انتباه مقربان بودند زمره عاقلان
 و ادبک مرقد اطهر باصلوات و ادب اوقات بهره مند میگردد ایندند چون همواره در
 اوقات تقسیم مذورات که مصلح وافر بود جمعی که دعوی فرزندی خواجه شدند و
 عمده تولیت بانیشان مفوض بود و ریاست اینطایفه شیخ حسین دشت
 تمام زبیرای نذر را تصرف میگشتند و میان او و مجاوران آن نفع مقام مشت
 و نزاع پیرسید و منجر بشان که شایخ نزار را که مقصدی تولیت رونمه و اوقات
 بودند و در دعوی فرزندی تکلف پ کردند و این گفت و شنید مدتی در میان بود
 آنحضرت خاطر اشرف را بر تحقیق حق و استکشاف حال نفس الامر گماشته ثقات
 و عدول را بران داشتند که از قرار واقع تحقیق نموده بعرض شاه فرمایند بعد از
 پیری بسیار طاهر است که دعوی فرزندی اصلی نداشت بنا بران تولیت آن محل
 مقدس بشیخ محمد نجاری که از اکابر سادات هندوستان پادشاه عقیدت
 ممتاز بود تفویض فرمودند تنسیق مناظم بقعه تبرک و تزویج تا مشرعات آید
 و رونده اهتمام تمام فرمودند و عمارت عالی بنا از مسجد و خانقاه دران حوشی
 طرح انداخته آسایش عبادت نهادند و با جمله بعد از فرغ خاطر از مستودعات
 نذر و مقدم عزت در سالک مراجعت نهاده بجزم طواف مراتع اولیای دینی و احوال نفس الامر
 رایت نهضت افروختند و عنان توجیه بصوب آن دارالملک معطوف گردانیدند خیال که تقدیر عادل
 و در اسفند از نده ماه الهی موافق رمضان این سال ظاهر و بلی مخیم سر اوقات که مقرر کیا که قرار واقعی
 اردوی عالی گردید و چند روز دران خطه دلگشا بزیرات ادریل و داد و دوشش که که جمعی فک و سب و بیعتی

حضرت جلال الدین کبیر
 شاه پیاده بیارت کیو اسلحه
 پنجم سیکر حاج احمد شریف
 در آنجا که کوی دن اجیر زمین
 سه بیعتی فرزندی
 شیخ حسین که عمده تولیت
 سونپا یا تها نذر کار پیر
 تیغ حسین نام کجا سبایه او
 دعوی فرزندی خواجه حاکم
 رکبته توی و میان آنکه
 او مجاور صاحبان برگاه
 کار او را می نیت سے تی
 مقصدی تولیت همه کو بی
 شیخ حسین که کوی تبرک
 خواجه حاکم بنین من حضرت
 پادشاه فرزند امیر تحقیق حق
 احوال نفس الامر که دانسته
 که مقرر کیا که قرار واقعی
 که که جمعی فک و سب و بیعتی

شکل فرموده مسرت پیرای خاطر خویش و بیگانه نهند.

پیروی کے ظاہر ہوا کہ عوی
اولاد کا چہو تہا ہے

جلد دوم

صفحہ ۴۴۵ تا ۴۴۶

و خدا یو متلی ازان منزل تا اجیر کامیاب بدایع نشاط خصوصاً عشت پیر
شکار بودہ منزل بمنزل بوادی مراعل بقدم شوق طی میفرمودند۔ چون
عرصہ اجیر بطل چتر اقبال شاہنشاہی نور پذیر شد روزی چند اداب زیارت
تقدیم رسانیدہ مستکفان آن حواشی و منتسیان آن دیار را بجمال دراز
انعام تو نگر ساختند و صلائی افضل چنان عام شد کہ بیع فردی ازین
ساق احسان محروم نماندہ و در بہین ایام سعادت انتظام حکم نعمت ہاسن باپی
بواحدت حاصل شہر اجیر ممکن شرف ارتفاع یافت بتایان کاروان و معماران
دانشو طرح عالی کشیدہ بنظر سپہر صعود در آوردند و در ساعت مسعود کہ ثبات
کار را نشانیستہ باشد آن عمارت والا را از سنگ و چو نہ بنیاد نہادند و تمام منزل
و مسکن خواص عوام شہر را احاطہ نمودہ و رانک فرصتی کار بسیار پیش بردہ
مورد آفرین شاہنشاہی گشتند و بجانب شترقی شہر دولت خانہا فلک اساس
ابداع یافت و بفرخی و فیروزی در عرض سہ سال جمیع عمارت قلہ و منازل
شاہنشاہی صورت اتمام یافت و در سال آیندہ کہ درین شہر نزول جلال
فرمودند آن منازل رفعت پیوند بورد و مقدس شاہنشاہی مطارج نوار قدسی
شد و بہچین ہر موجب حکم معلی جمیع انعیان دولت و ارکان خلافت و سایر
ملتران رکاب نصرت اختصام بقدر اندازہ و دستگاہ منازل و ساتین
ساختند و از مباسن قدوم اشرف و فرصتی قلیل چنان شہری عظیم صورت
نمودہ پیدا کرد کہ در آئینہ خیال مہندسان جاہ و کار تمام آن صورت نمودند
بست و حضرت شاہنشاہی بہ طرح اساس این عمارت شگرف بجهت

مصلحت ملک و حمیت معدلت و دریافت حقائق احوال مالش ستمکاران
و مخموری مظلومان و بر آوردن استعدان و معموری عالم که خلاصه عبادت
نشد تعلق است سیر و شکار راپرده این کار ساخته روز نام بت و کم آبان
ماه الهی موافق چهارم جمادی الاخری بدولت و اقبال نهضت والا
فرموده متوجه صوب ناگور گشتند.

جلد دوم

صفحه ۳۶ تا ۴۶

و روز کوس چهاردهم امر داد ماه الهی موافق شنبه پانزدهم ربیع الاول
این مقرر آنکه از یک نفر لای جمیه پیاده شده متوجه طواف روضه معین
شدند و در آشنای راه تراولان عرصه شکار خیر آوردند که درین نزدیکی
شیر لیت قوی بسکل که بمواره که در کسین سرود این راه بود قصبه میناید
از آنجا که استصال در ریمانان لازم این سلطنت است شیر یار شیر
شکار متوجه دفع او شدند و در شش دلی گزین آن درنده قوی پیکر را
شکار و مرده متوجه آن خطه دلالت شدند از برکات قدوم شاهنشاهی
رونقی تازه یافت آداب نیاز مندی و رسوم زیارت تقدیم رسید و دریا
افضال بچوش آمد طبقات مردم از عطایای بزرگ بهره وافر برگرفتند
و روز دیگر بمشای قلعه جمیه که قلعه کوهی واقع است متوجه شدند و در آن
عالیه مقام زیارت سید حسین خنگ سوار که در زبان عوام زاولاد امامزین العابدین
است پرداخته تبرک جستند و تحقیق است که سید از ملازمان شهاب الدین
غوری است جنگا میکه فتح هند و ستان کرده مراجعت نموده او را بشکند ای
جمیه گذشت و او انجا نقد حیات سپرد و میر و ایام و هجوم عوام بولایت شهر
گشت و تبرک شطاف عالمیان شد - **صفحه ایضا**
و خود بدولت و اقبال از خطه فیض اسان جمیه نهضت فرمودند.

جلد دوم
صفحه ۶۵ تا ۲۶۶

در آن هنگام که موکب علی از اجمیر نهضت میفرمود یکی از پسر دگیان سردار حضرت محمد اکبر پادشاه ناگور
 عصمت رازمان دولت و ولادت و وقت اکتشاف صبح سعادت نزدیک سید کی طرف جا بولے اپنی ایک
 بود و نقل و حرکت مزاج آن عفت منشت بر بنی تافت تین و تبرک جسته پوی گوئیخ و انیال کے
 خانہ اشرف منتیان روضہ منیقہ و اعز متکفان بقعہ قدسیہ دانیال گہر چوڑ گئے جیٹا نراؤ
 نام کہ نور صلاح و فلاح از اناصیہ او میتافت خالی ساختہ در اینجا گنناشتہ بود عمر کے پیمانہ ہونے کی خبر
 موکب اقبال پیوند در حوالی بیلو د از مضافات رنی از سر کار ناگور نزول بادشاہ کو پہونچی تیار ہوا
 اجلال فرمودہ بود کہ قاصد ان نجبتہ مقدم از اجمیر رسیدند نوید نصرتش کا نام شیخ و انیال کے
 سرت افزای آوردند کہ بعد از گذشتن چیل و یک بل از شب آسمان نام پ سلطان دانیال
 بست و مفہم شہر یورماہ الہی موافق شب چار شنبہ دوم جمادی الاولی کب رکھا۔
 رویت و شب سوم امر او مطالع محل بجای سبہ حکیمان یونان و بطالع
 حوت بحباب دانیان بندوستان در خطہ فیض انہای اجمیر کہ طولش
 صد و یازدہ درجہ و پنج دقیقہ و عرضش بست و شش و رحبت داوا و چہان
 آفرین جہان آرا حاضر شاہنشاهی را فرزند ی بلند اختر کہ امت فرمودہ و
 لطلوع این کوکب نورانی منت بر انفس و افاق ہنار دگیہان خدیو از
 استماع این نوید سرور پیشانی صبح پر نور رازمین سانی سجدہ شکر فرمودہ
 بسپاس ستایش الہی کامیاب و دلگشتند و طہور این امر را پیشتر فتوح الی اندازہ
 دانستہ و جنبہای عالی ترتیب دادہ انجمن پیرای عشرت شدند خلایق بصلا
 عام نشاط تازہ از سر گرفتند و نقود افضال در دامن عالی ریختند شعر
 گلی بستگفت جان پرورد دین باغ کہ بولیش صد گلستان را کند دلغ
 ازین شمشاد بن کا ز او بر نہاست زہفت اختر مبارک با دب نہاست
 خدیو از سر طرب بال برداد و صلاکے بہفت اقلیم در داد

لشایق آویخت از تار تراته
 نوا بچید در مغز زمانه
 مکرر از بهمت و الا نظر داشت
 تمنا را حجاب از پیش برداشت
 مولد گرامی را که خانه شیخ و انبیا
 بود منظور داشته و استدا و تائید است
 و انبیا را کبر در نظر مقدس آورده نام نامی آن
 نونهال گلشن اقبال را
 سلطان و انبیا بر لوح دولت نقش بستند -

انتخاب اکبر نامه جلوه سوم

صفحه ۶

در روزی که سرودی مورد مویک مقدس شد
 رای جهان آرای جهان
 اقتضا فرمود که ماده و سنگد و جمعی
 را بجهت آوردن آن نونهال صدیق
 شاهزاده سلطان و انبیا که از اجیر
 ما ترو رود دولت فرمودند فرستادند
 که آن گلشن بخت سندی را با جمیر
 آورده در ظل حضور آن نور افراشته
 سر بر سلطنت رسانند -

صفحه ۱۲ - ایضا

در روز بهمن دوم خرداد ماه الهی
 موافقت یازدهم محرم هفتاد و صد و شهادت
 و یک ساعت اجیر مهبط انوار ظل الهی گشت
 و آن جوایب رضای آیزدی بمقتضا
 خود بهاسم خود بر اسم زیارت روضه معینه
 قدسیه پرداخته بمسویان و وارد آن
 آن شهر انوار مرحمت فرمودند و خاصان
 بساط قرب شاهزاده بلند اقبال
 سلطان و انبیا را نیز آورده درین
 شهر فیض اساس بدریافت دولت حضور
 حضرت شایب شرافت کوی من بختیدند
 و بعد از یک هفته از آن خط دلگشا
 بغزیمت دارا الحکانت مرحله بحرله
 نهفت میفرمودند -

صفحه ۱۹ - ایضا

تا آنکه چاشت روز سه شنبه خط فیض
 اساس اجیر مورد مویک گلستان خدیو

گشت آنحضرت بروضه معینه درود سعادت فرمود خدای خویش پرستش
خاص نمودند و بروح قدسی خواجہ استدوا اعانت نموده منتسبان آن
بقعه خیرا به تفققات بادشاهانه اختصاص بخشیدند و از اینجا منازل
آسمانی ارتطاع را که در آن شہ مجتہد نشین خاص اساس یافته بود نیز
اجلال کرامت داده استراحت رودند و آخرهای روز سوار دولت
شده شب نیز اقبال تیز رانند -

صفحه ۴۲ - ایضاً

در روز سه و شنبه ہم مہر ماہ الہی بشہ فیض بخش اجیر نزول موکب
مقدس افتاد و شہ الطہ زیارت روضہ منورہ خواجہ معین الدین بقدم
رسید و منسوبان آن مقام متبک و سایر عبا را لودگان راہ احتیاج
از انعام بادشاہی احتیاط و اقریافتند -

صفحه ۵۵ تا ۵۶ - ایضاً

در روز ہشتاد و ہشتم سفدارند ماہ الہی در ہفت کردہی اجیر
سراوقات عظمت شد روز دیگر پیادہ بحر قد منورہ توجہ نمودند و در آخر
روز بان بقعه معینہ رسیدہ لہ از مہر بجا آورند و ارباب احتیاج و سایر
منسوبان این بقعه گرامی بجزایر عطا لای شائستہای حظ وافر برداشتند
بعد از استیفاۃ مراسم زیارت بمنازل دلگشا کہ درینو لائزدیک با مقام
پیوستہ بود بفرخی و خجستگی نزول اجلال فرمودند -

صفحه ۵۶ - ایضاً

آغاز سال نوزدہم از دور دوم پنجورمی و فرخندگی شد آن گوہر کیلئے
خلافت در روضہ معینہ جشن بزرگ ترتیب داد و مجلس والا انتظام
یافت و درینو لاکہ موکب ہایون خطہ دلگشا اجیر را بنور معدلت صفائی
خاص بخشیدہ بود -

صفحه ۸۶ - جلد سوم

و چون بس منزل دار الخلافت مورد سادات جلال شد غزیمت طواف
 اسیا، دلی و جمیر در خاطر خدا پرست آن یگانہ عالم یزدان شناسی
 در جوش آمد۔

صفحه ۸۷ - ایضاً

و اوایل دیماه الہی خطہ و لکشا جمیر مطلع انوار شامشای شد ادب طواف
 و مراسم زیارت بتقدیم رسید و لوازم داد و پیش بظہور آمد۔

صفحه ۱۸۵ - ایضاً

نہضت موکب ہمایون بصوبہ جمیر بارو پیکر
 بآئین برسالہ غزیمت خطہ فیض بخش جمیر مصمم شد و شب یاد بست و دوم
 شہر پور ماہ الہی سمند اقبال را رگبرائی مرقد قدسی گردانیدند۔

ایضاً

و درین سال مدکہ را یات جہان کشا بصوبہ جمیر نہضت میفرمود۔

صفحه ۱۸۸

و فرخی و فرزندگی چہارم مہر ماہ الہی شہر و لکشانی جمیر از رو در ایات
 ہمایون نور آگین شد بآئین بزرگان شرف نگاہ بان مشہد مقدس
 شتافتہ ایزد و چون را پرستش نمودند و منتظر آن قدم قدسی
 کما سیاب خواہش شدند و ہم درینو لاکہ زمانہ سعادت دہشت در روزگار
 بالمش اقبال فرمان پذیران بارگاہ خلافت شہر یار و الاگو ہر را بطلا
 و سائو بجلائل امور بر کشیدہ بجز ایکل بخشش و اقبال آرزو مند
 جہان را بے نیاز گردانیدند نخستین آن دریای نوال عالمی فطرت
 برائے گردآوری رفقا مند ایزدی خسر من خرمن دامن دامن
 از زر سرخ و سفید کمر متفسر نمود پس ازان کار پرہ ازان خدمت

بشارت همایون طبقات انام را پاس مراتب داشته زنجش
گردند -

صفحه ایضا

هفدهم ماه مهر الهی پرتب ارتکبه اجمیر مسود اقبال نموده نمودگان
آن سرزمین را دستماه رحمت شدند و در حواشی مرقه سید حسین
شنگ سوار و قوف آمرزش فرمودند و خاطر عمارت دوست شاهنشاهی
چون احتمال میانی آن مصار آسانی پایه دریافت کار پیر ازان بار
سلطنت را اشارت همایون شد که محبت در تعمیر بسته آن عمارت
فرسوده را تازه گردانند در کمتر زمانه بنوب ترین دینیه صورت انجام
گرفت بست و دوم ماه مهر الهی ازان خطه ایضا اساس عنان توجیه
بجانب میرنده العطات یافت -

صفحه ۲۱۳

قصه فرمودن حضرت شاهنشاهی حسب دستور

لبوی خطه اجمیر برائے زیارت روضه معینہ

آئین چنان بود که سالے یکبار در غنقوان رجب بدان مطاف
قدسی نزول همایون شود و بخشش و بخشایش طراز شمول یابد و
عبادت ایزدی بدان والا طراز انتظام گیرد و بنا بران بست و چهارم
در حواشی شهره برنگا در باد پائی برآمده خرامش فرمودند و برشته
نزدیکان عقیدت گزین سعادت میرای یافتند -

صفحه ۲۱۴

دیفتم شهر لوریا الهی شهر دلکشای اجمیر از پیر توفه دوم شاهنشاهی
روشنی پذیرفت و خلوت که ه نیایش نورستان لگی گردید

لوازم طواف مشہد فیض بجائے آمد بستن ان منتظر کامیاب
خواہش گشتند۔

صفحہ ۲۳۱

چالش فرمودن گیتی خداوند بصوب اجمیر

صفحہ ۲۳۲

بخاند ہر سال درین مرتبہ عنایت مطاف اجمیر در پایہ توقف افتد
و چون روشن شد کہ ہفت آنصوب سرمایہ آرامش خلافت و پیرایہ
نیاز مندی گردن کشان است و ششم شہر یورما الہی پائی اقبال در
رکاب کشور کشائی بنا دہ رہگاہ گشتند و با ستودہ آئین منزل منزل
نشاط شکار چہرہ ارای شد۔

صفحہ ۲۸۶

از سوانح دستوری یافتن بعفو نگاہ عقیدت گوہر اکلیل خلافت شاہزادہ
و انیال بصوب اجمیر۔

صفحہ ۲۸۷

نوزدہم امردادان نیز آسمان اقبال با دستوری اذنی شیخ جمال مادہ ہونکہ
شیخ فیضی و جمال خان و برنجی نژدہ یگان غنبدہ دولت را ہمراہ فرمودند۔

صفحہ ۳۷۴

در ان ہنگام کہ گیتی خداوند از کشتی فرود آمدہ بطوان اجمیر ملیقا فرمود

صفحہ ۸۶۱

درین روز شیخ حسین را بتولیت مشہد فیض بخش خواجہ معین الدین
فرستادند خود را از دختر تری نژاد خواجہ میداند از ماہنجاری چند
ہزندان دستان بر نشاندند در روز کار پے سپہر نا کامی دشت بود
آج کے دن شیخ حسین کے
درگاہ کا ستولی کے
بہما شیخ حسین اپنے

درین ہنگام نوازش فرمودید برین بنگاہ فرستادند بیکر و لاری گذشتہ
 نشینان آن قدسی برین وسہ انجام آسمانہ بدو باز گردید۔

ایک خواجہ صاحب کی
 اولاد و ختری سے جانتا
 ہے شیخ حسین اپنی
 نالایقی سے یعنی نامہجاری
 سے عرصہ تک تیدرما۔
 اور پھر تارما (یعنی
 ۱۲ جلوس سے ۱۶
 جلوس تک جبکو ۳۳ سال
 ہوتے ہیں) اب تصور
 معاف کر کے نوازش
 فرمائی اور درگاہ میں بیجا
 کہو مانگے لوگوں کی خدمت
 کرتا ہے اور نگرخانہ کا
 سرانجام اسکے سپرد ہوا

کتاب آئین اکبری

خلاصہ اس کتاب کا یہ ہے کہ جمال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے
نہایت اعتقاد رکھتے تھے کوئی کتاب انکے ذکر سے خالی نہیں۔

انجیل آئین اکبری مطبوعہ مطبعہ نیشنل نو لکھنؤ لکھنؤ خلاصہ ترجمہ اردو

صفحہ ۲۰۷ جلد دوم

خواجہ معین الدین چشتی پور غیاث الدین حسن از سادات حسنی حسینی است
در سال پانصد و سی و ہفت و تفسیر سحر از در جستان بزاز و در بارزہ سالگی
پیرا دران جہانی شد ابراہیم قندوزی را کہ از اہلگی ربوہ دگان بود برو نظر
افتاد و برق و اسوختگی در خرمن و ابستگیاہ و رزد و جستجوی زہنون
شد در بردن کہ وہی است از نیشاپور بصحبت خواجہ عثمان چشتی رسید
و بر ریاضت گیری نشست و خرقہ خلافت یافت سپس در لگا دو پیر پللی کی عمر تھی
بر آمد و از شیخ عبد القادر جیلانی و بسیاری بزرگان فیض اندوخت
و در سالیکہ معز الدین سام دہلی برگرفت بدانجا رسید و بگانش عزت
گرنہی باجمیر شد و فراوان چرخ برافروخت از دم گبرائی او گرد باگزہ
مردم بہرہ برگرفت روز شنبہ ششم ماہ ربیع سال ششصد و سی و سہ
و بلکہ تقدس خرامش فرمود و در دامنہ کب ر خواہ نگاہ شد و امروز
زیارت گاہ خرد و بہزگ

حضرت خواجہ بزرگ کی
پیدائش پانچ سو تیس
ہجری میں ہوئی اور
چھ سو تیس میں
وفات پائی ۹۶۶
کی عمر تھی

کتاب طبقات اکبری

خلاصہ اس کتاب کا یہ کہ حضور جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے نہایت اعتقاد رکھتے تھے۔ کئی بار پیادہ پاؤں شریف لائے جتنی دفعہ لائے قادم صاحبان درگاہ کو نذریناں دیں شاہزادہ دانیال شیخ دانیال صاحب مجاور کے گہر پیدا ہوا۔ دیوان کیا اولاد کا کہین ذکر نہیں۔

انتخاب کتاب طبقات اکبری مطبوعہ مطبعہ عثمانی
نولکٹشو صاحب لکھنؤ ۱۲۹۲ھ ہجری
ترجمہ اردوی
ضروری

صفحہ ۲۵۶

و بتاریخ ہشتم جمادی الاول سنہ تسع و ستین و تسعمائتہ بعزم زیارت مرقد منور مطرب الاولیا خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ روان شدند و اعلام ظفر انجام باجمیر رسیدہ ساکنان آنقلعہ قلعہ شریفہ را بصلاحت و صدقہ و و طیفہ و ادار بہرہ مندرگد ایندند۔

صفحہ ۲۸۵

و چون حضرت در بنگام توجہ رخسیر قلعہ چتور نذر کردہ بودند کہ بعد از حصول این مرام بزیارت مرقد منورہ خواجہ معین الدین چشتی سنجری کہ در خطہ اجیر واقعست توجہ فرمایند جهت وفای این نذر از بہان راہ بجانب اجیر توجہ نمودہ تمام آن راہ پیادہ طی فرمودہ و بتاریخ یکشنبہ منعم رمضان باجمیر رسیدہ شرائط طواف و زیارت بجای آوردہ فقرا و مساکین آن بقعہ را بصلاحت و صدقات شاد ساختند و در روز دران مقام مقبرہ

اقامت فرموده عنان غریمت بجانب مستقر سریر خلافت مطوف فرمودند.

صفحه ۲۸۸

و حضرت فخرور بپای تخت قرار داده قلعه سنگین بر دور شهر فرمودند و
 عمارت عالی بنیافته شهر عظیم شامیش از تولد مبارک شاهزاده فرخنده
 مولد حضرت در باطن فیض موطن خود گزرا نیده بودند که اگر حق سبحانه تعالی
 دری از درای بادشاهی و گوهری از درج نامتناهی کرامت فرمایند پناه
 بزیارت هزار مورد انوار حضرت قطب الواصلین خواجه معین الدین چشتی
 قدس سره تشریف فرمایند حضرت بالقای نذر برداخته روز جمعه دوازدهم
 شعبان سنه سبع و سبعین و تسعاعه از دار الخلافه آره بیاوه متوجه اجیر
 گشتند و هر روز شش کرده و بیفت کرده طی میفرمودند و هم از گردها بزار نزار
 و بشرایط زیارت مراسم طواف برداخته چند روز در آن مقام فرستیده
 احترام اوقات بانعام و انصاف گزرا نیدند و بعد از چند روز از اجیر معاد
 متوجه دلی گشتند و در رمضان سنه سبع و سبعین و تسعاعه ظاهر دلی
 مخیم عساکر جاه و جلال گردید.

صفحه ۲۸۹

ذکر نهفت اعلام جهان گیر بخطه اجیر (چون حضرت خلیفه الامی
 هر سال مکتوبت از بر جا کوی بودند خود را بطواف هزار قطب الواصلین
 معین الحق و الدین حسن سنجری قدس سره بخطه اجیر میرسانیده و درین
 سال فرخنده فال بجهت شکرانه این موهبت بتاریخ ستم ربیع الآخر
 سنه ثمان و سبعین و تسعاعه پای دولت در رکاب سعادت نهادن عازم
 اجیر گشتند و دوازده روز بوساطت اسامان بعضی ضروریات در فخرور
 توقف نموده بکوجب متواتر خطه اجیر را رشک ریاض جنان گردانیدند
 و سکان آن روضه روضه را از انفضال عام کامیاب مخطوط ساختند

و بجهت ترفیه حال بر ایاکه در معجون طینت آن پادشاه عالی نزا و تعمیر
 یافته حکم فرمودند تا بر در خطه اجیر حصاری محکم و مضبوط طرح انداختند
 و بجهت نشین خاص قصر عالی بزمین نهادند و امر آرد و خزانین و سایر
 مقربان در گاه در تعمیر منازل بر یکدیگر سبقت جستند و حضرت عالی
 مواضع و قریات حویلی اجیر را میان امر قسمت فرمودند تا حصول
 آنرا صرف عمارت نمایند و روز جمعه چهارم ماه جمادی الاخر سنه مذکور
 کف صحت و عنایت از اجیر کوچ نموده شانزدهم ماه مذکور ظاهر در
 ناگور تخیم عساکر جاه و جلال گردید -

صفحه ۲۹۱

و عازم اردو گشتند و چند روز که نواحی لاهور مضرب خیام فکاک حشام
 بود اوقات گرامی شکار میشد از آنجا از راه حصار فیروزه متوجه زیارت
 روضه قدسیه معینه خواجه معین الدین گشتند -

صفحه ۲۹۲

بتاریخ بستم شهر صفر سنه ثمانین و تسعمائة موافق مفید هم سال الهی پانزدهم
 دولت در رکاب عادت بنهاده شکارکنان متوجه اجیر گردید و روز
 سه شنبه پانزدهم ربیع الاول سنه مذکور از کردار بزار فایض الانوار حضرت
 خواجه معین الدین شتافته لوازم زیارت بقدیم رسانیدند و مشایخ خدا
 و مجاوران بقعه شریفه را بانعام وافر سه و خوشوقت ساختند روز دیگر
 زیارت سید حسین خنگ سوار قدس سره که از اولاد امام همام زین العابدین
 رضی الله عنه است و بر بالای کوه اجیر دفون است تشریف بردند -

صفحه ۲۹۳

و در دو منزلی ناگور زمینیان خوشنجر بمابع غر و جلال رسانیدند که در شب
 چهارشنبه دوم ماه جمادی الاول سنه ثمانین و تسعمائة موافق سال

حضرت جلال الدین محمد
 اکبر پادشاه زیارتین
 تشریف لیکنه او مشایخ و
 خدمت و مجاوران و نگاه
 بیت سا انعام دیگر خوش

بی درامیر بعد گذشتن دو گھڑی و چار بل بطلال حوت حق سبحان تعالی
 در می انبجای شاهی و گوهری از دوح بادشاهی کرامت فرموده در
 سلطنت و سگ خلافت گوهری گرانمایه افزود و حضرت از استماع این
 بشارت طرم شکر الہی بقلیم سائیده و چند روز بر بزرگاہ عیش و عشرت
 سکلیه زده عموم خلایق را از خوان احسان خود کامیاب گردانیدند و چون
 این ولادت با سعادت و منزل شیخ دانیال که از شاخ و وقت صلاح
 و تقوی ممتاز بود و شرف یافته بود و شاهزادہ خجسته قدم صاحب
 اقبال را شایزاده دانیال نام نهادند۔

صفحه ۳۰۲

القصه حضرت خلیفہ الہی روز ہم محرم الحرام سنہ احدی و ثمانین و تسعمائے
 موافق سال ہز دہم الہی از گدراہ بجز امور الانوار حضرت قطب لواء سلیمین
 خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ نزول فرمودہ باد استراٹط طواف بردہتم
 مجاوران روضہ و عموم متوطنان بخارا از نذر و صدقات غنی و مستغنی گردانیدند
 و یکفصدہ را ان لقبہ شریفہ توفیق نموده بود ہر صبح و شام زیارت ان مقام
 سعادت فریام تشریف برودہ در مہام کل و جزوی استمداد ہنچو ہستند
 بسیت کسی کا استعانت بدرویش برودہ اگر بر سریدون نذر انیش برد
 بعد از ان عثمان خرمیت بصوب مرکز دائرہ خلافت معطوف ساختند۔

صفحه ۳۰۶

و روز شنبہ از گدراہ بجز از قطب لواء سلیمین خواجہ معین الدین چشتی
 قدس سرہ خرامیدہ لوانم طواف بجا آورده رسم فقراء و آیین سوال از
 مجاوران روضہ جنت مثال بلکہ از سایر متوطنان خطہ اجیر برداشتہ
 زمانی در دولت خانہ پایہ عالی کہ جہت نشین خاص بنا نموده بودند ہنچو
 فرمودند آخر روز اجیر وارندہ رو برآہ نہادند۔

حضرت جلال الدین محمد اکبر
 بادشاہ ناگورین شہنشاہ
 رکتی ہے کہ ہنچو
 و انال کے گھر بادشاہ کلم
 کے بطن شایزادہ نور محمد
 اور سلطان شایزادہ دانیال

حضرت جلال الدین محمد اکبر
 بادشاہ بشارت سال کو
 زیارت کے واسطے آئے
 اور زیارت کر کے مجاوران
 درگاہ کو ہنچو نذر فرمایا
 دی کہ غنی اور مال اور کچھ

حضرت جلال الدین محمد اکبر
 بادشاہ زیارت حضرت خواجہ
 معین الدین چشتی کے واسطے
 آئے اور مجاوران کو ہنچو
 کہ سوال کر کے انکو ہنچو

صفحه ۳۱۱

بکویح متواتر روز چهارشنبه سوم جمادی الثانی احدی ثمانین و تسعاً
 بواسطه احتضار ایامی و غیره از غبار مرگ بنبرند و عطر آمیز گردید و از گدازه بنزار
 مورد الا نور حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ فرمود مشرط الطواف
 و لوازم استمداد بجا آورده و مجاوران اجمیر را غنی و مستغنی گردانیدند و عصر
 روز دیگر کوچ فرموده خود و بایلیان متوجه گشتند
 سوم جمادی الثانی کو حضرت
 محمد اکبر پادشاه زیارت کیوں
 اجمیر شریف کا اور زیارت
 کر کے مجاوران اجمیر کو
 غنی اور مالدار کر دیا

صفحه ۳۱۲

مجاہدین سال طاقت مال حضرت خلیفہ الہی شانزدہم متوال اعازم زیارت
 مزار شریف الا نور حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ گردیدند

صفحه ۳۱۳

دوازدهم ذیقعد ہفت کردی اجمیر محمدم سر اوقات عزت گردیدہ و شیوہ
 مرضیہ نمود و روز دیگر از ان منزل از روی نیاز صندی پیادہ متوجہ گداز
 گشتند و مشرط الطواف بتقدیر سائیدہ از انجا بدلتیمانہ عالی فرامیدند
 و در عرض دوازده روز کہ خط اجمیر کے مجایون بودہ ہر روز ہزار
 شریف بردہ مجاوران بقعدہ شریفہ و عموم متوطنان خط اجمیر از خوان
 احسان بہرہ ور میگرددانند۔ ذکر وقایع سال شیردہم الہی ابتدای این سال
 پنجشنبہ ہفدہم ذیقعد سنہ احدی و ثمانین و تسعاً پود چون از ارہ فحطور
 ولادت نیک لکشتوق پیش نفاذ ہمت نہمت حضرت خلیفہ الہی گشت و بہت
 میسر و تسخیر این ممالک سبع از روح پر فتوح حضرت خواجہ بزرگوار کہ دایمین
 و ناصر پادشاہ موند و کامگار بودہ استمداد خواستند و بتاریخ سبت و سوم
 ذیقعدہ متوجہ دار الحکافت گردیدند

حضرت بادشاہ زیارت کے
 آئے اور مجاوروں کے
 ساتھ بہت کچھ چھان
 کیا۔

صفحه ۳۱۴

و را و ایل شعبان المعظم لوائی عظمت از دار الملک علی بصورت خط اجمیر
 نوشتہ

شکار گمان متوجه شدند و در حد قصبه نار نول خا بنجان که لاهور بعزم
 تهیت مبارکبا و متوجه شده بود احمد ابا و خود را با یلغار رسانیده با حرا سعادت
 عقبه بسوی مشرف گشت و در اوایل رمضان المبارک پورا اجمیر از غبار غافل
 مراکب مشک بنز و عنبر آمیز گردید و از گرو راه بمزار مورد الانوار خواجه
 معین الحق والدین صبح فرموده لوازم زیارت و شتر اکیط طواف بجای آوردند
 و از غنائم جنگگاه یک جنت دامرا و او را که روز اول نذر حضرت
 خواجه قدس سره جفا فرموده بودند و آورده داخل بقارخانه حضرت
 قدس سره فرمودند و هر روز بدستور قدم بمزار فایض الانوار شریف
 برده از مسکات و نذر و خیرات تقرا و اهل احتیاج از کواکب نیاز میگذاشتند

صفحه ۳۲ ۳۳

دو در آخرین سال مهتم و یقینا الحرام سده اربع و ثمانین و تسع و تیر
 اجمیر در میان آمد و آنحضرت بتاریخ مذکور از فقیه و متوجه طواف گشتند
 و تمام راه اینسلاط فرموده روز دوشنبه چهارم ذیحجه سال مذکورده گردید
 اجمیر مخفی خیمه فکلی چشم نام گردید و از آنجا بدستور مقرر پیاده روی از راه
 بمزار حیطه الانوار آورده پیچ کردی راه پیاده رفتند و از گرو راه بمزار
 فایض الانوار در آمده نیاز مندی شرایط زیارت و لوازم طواف تهیه کردند
 روز اول بیست و نه هزار روپیه بمجاوران بقعه شریفه و خدام آنجا بزیارت
 عنایت فرمودند -

صفحه ۳۳

و چون برسال حضرت خلیفه الهی بزینت مرقد منوره خواجه معین الدین
 تشریف میسر و نذر و از فقیه و متوجه شده روز پنجشنبه پنجم ماه رجب سال
 مذکور با جمیع نزول بمجال شد بعد از زیارت مزار تقرا و مسکین انقیام با
 از خرد و بزرگ با انعام زر سرخ و سفید و سیاه بهر هند ساختند و چند روز

چونتی ذی الحجه کو حضرت
 بادشاه زیارت کرد
 آنشرف لاهور اول
 و نرس نزار و پیه مجاوران
 و خادمان کو عنایت فرما

که در اجپیر شریف داشتند هر روز زیارت شتافته بفقرا و مساکین خیرات
سیفر نمودند -

صفحه ۳۳۸

ذکر عنایت موبک جهانگیر زیارت اجپیر چون حضرت خلیفه الی برسال
زیارت مزار فاضل الانوار خواجه معین الدین حشقی قریب سه روز التزام نمودند
و ماه رجب که ایام عرس حضرت خواجه معین الدین است قریب سه روز
خطه مبارک اجپیر گردیدند و از آنجا که حج متواتر متوجه اجپیر شده چون باجمیر
رسیدند بواجب زیارت بتقدیم رسانیدند فقرا و مساکین آن بقعه شریف را از
انعام غام بره مند ساخته و در کشف عزت و اقبال مراجعت فرموده -

صفحه ۳۴۰

چون ششم ماه رجب ایام عرس خواجه معین الدین قدس سره عزم زیارت
اجپیر فرمودند و غره رجب از کشتی بیرون آمده سرعت سیر را استفا فرمودند
و بر روزی کرده راه طی کردند و در آخر روز ششم شهر مذکور که روز عرس خواجه
بود در آمدند و از روی خشوع و خضوع زیارت نموده فقرا و مساکین آن
بقعه شریف را با انعام خوشدل گردانیدند -

صفحه ۳۴۲

چون هر سال التزام زیارت مزار فاضل الانوار خواجه معین الدین قدس سره
سه پیش نهاد خاطر خسر و جهان گیر بود در شانزدهم ماه حبیبه دار الخلائق
فقیر به جانب اجپیر بنفقت فرمودند - القصة روز جمعه سبت و چهارم
ماه شعبان اینج گردهی اجپیر سپاده شده بمرامورد الانوار آمده بشیر الطوط
قیام نمودند -

صفحه ۳۴۸

چون حضرت خلیفه الی برسال از راه اخلاص زیارت مزار فاضل الانوار

حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ میفرماتند و در ضمن این نیت حسنه و عمل
 صالح فائده بسیار بندگان خدا میرسید در این سال بحجت بعضی موانع
 توجه زیارت عالی میسر نشد نشان داده دانیال از نزد یکان مثل شیخ جمال
 و شیخ فیضی که نسبت اخوندی و سایر مردم همراه تعیین فرمودند و مبلغ
 نسبت و پنجاه روپیه مدد خرج فقیران آن دیار را مرحمت فرمودند و نشان داده
 جوان بخت زیارت فرموده معادوت فرمودند -

کتاب تاریخ فرشته

خداوند اس کتاب کا یہ ہے کہ اس میں شیخ فخر الدین صاحب کا جو مورث گروہ تین زاداں
 معروف تھے بخاندان درگاہ خواجہ صاحب کے ہیں بہراہ خواجہ عثمان نارونی صاحب کے
 موجود ہونا لکھا ہے۔ اور شیخ محمد یادگار صاحب کا جو گروہ شیخ زادان معروف بخاندان
 درگاہ خواجہ صاحب کے مورث ہیں حضرت خواجہ صاحب کے مرید ہونا صحیح ہے اور لکھا
 ہے کہ سلطان محمود غلجی جب اجیر لائے تو خاندان درگاہ کو تدریجاً ازوی دیوان کایا اوزاد
 کا کچھ ذکر نہیں۔ اکبر بادشاہ کا اول کچھ پوچھتے تھے وہاں کو ویسا ہی ہے کہ میں دیوان
 واسطین

انتخاب کتاب تاریخ فرشته مطبوعہ علی گڑھ لکھنؤ و خلد دوم

مقالہ دوم جلد اول صفحہ ۲۵۱

مردانہ شہسوار ستمین و تسماۃ بغیرم زیارت خواجہ معین الدین حشمتی
 قدس سرہ و انہ اجیر شد۔ چون بقصبہ انہ رسید راجہ پرنل کڈ منہ اس
 معتبر انہ دوست و ختر خود را ببادشاہ وادہ نوکری اختیار کرد و پوچھ
 بیگو انداز تیر ملازم شدہ در سلک امراسے کبار منتظم گردید و موکب عالی
 چون باجمیر رسید باوشاہ لوازم بجا آورده میر شرف الدین حسین حاکم
 اجیر را بتغییر قلندہ میر شہ کہ از مالک راجہ مال دیو بود تین فرمود و خود در
 شبانہ روز یکصدوسی گروہ رابطے کردہ پانچ ششش کس باگرہ آبدہ
 صفحہ ۲۵۸

صفحه ۲۵۸

آنگاه آنحضرت با جمیع شرافت زیارت خواججه معین الدین شیخی قدس سره در نیات
 و با گره تشریف حضور فرمود بدیدین حضرت شیخ سلیم شیخی قدس سره بقصیه
 سیکری رفت و چون چند مرتبه عرش شهبانی را توله شده مانده بود نزد شیخ
 نژده قدم فرزند آن لیل نموداده خوش حال ساخت تظار او در میان آردوی آن
 محل ظاهر شده صلیح روز چهارشنبه هفتادم شهر ربیع الاول رسد عثمان معین
 و تسعته کوکب ولادت شاهزاده سلطان سلیم بطالع است و چهار روز بعد از آن بقا
 سیکری و منزل شیخ سلیم شیخی قدس سره از افق جاه و جلال طلوع نمود
 خانان اکبر لشکر آن موبت غلظی جمیع زندانیان را خلاص ساخت و خواجه
 حسین ثانی قصیده گفت که مصرع اول تاریخ جلوس جلال الدین محمد اکبر
 بادشاه است و مصرع ثانی تاریخ ولادت شاهزاده جبهه این مطلع است
 مطلع لیل احمد زنی جاه و جلال شهسار گوی بر می از محیط عدل آمد
 کنار عرش شهبانی جهت ایقاندری که در باب فرزند کرده بود پیاده یا
 با جمیع شرافت و زیارت خواججه معین الدین شیخی بجا آورده دست زدن
 بانعام و احسان کند و از راه در می شکار کنان برگشت

صفحه ۲۵۹

در غره صفر سنه ۹۹۹ تسع و سبعین و تسعتمه بتفرج حصار فیروزه تشریف برد
 باز با جمیع آمد و شرافت زیارت پیر نیر گو را را بتقدیر ساینده با گره تشریف
 در آن هنگام کند رخان از بیک که در جنگهای بگال سرگردان میگشت بنمغان
 الما طلب بجا نمانان او را پای بوس بادشاه آورده شفاعت گنایان او را
 نمود و در آن سال چون مقام سیکری بران حضرت مبارک شده بود در آن
 شهری عظیم بنا فرمود دوران زودی چون گجرات فتح شانرا موسوم شد
 که در شهر صفر سنه ثانیین و تسعتمه چون در ملک گجرات خلعت داد کلی

به رسید بادشاه عازم تسخیر آن شد و چون گذار باجمیر افتاد ثریات کرده
از روح پیر فتوح خواجہ سید حسین خنگ سوار که از اولاد بهنام بن العابد بن
علیه و علی بابہ الکرام و اولاده العظام الاف الخیثیہ و اسلام استند نمودہ
خان کلان را با بسیاری از امرای رسم منقلای بدان سوران ساخت
و رای سکہ را بحکومت خودہ پور کہ وطن مال دیو بود مقرر کردہ خود نیز روانہ بخارا

گردید و در منزل ناگو خبر رسید کہ در شب چهارشنبه و دوم جمادی الاولی ۹۰۰ هجری یوم چهارشنبه
سنہ مذکورہ در منزل شیخ دانیال قس سمرہ شاہزادہ نیکو خصال دوم جمادی الاولی ۹۰۰ هجری
بوجود آمد آنحضرت لوازم خوشحالی بقصد میرسانیدہ آن مولود در اموسوم میں شیخ دانیال کے گھر
پہ دانیال گردانید۔
پہا ہیکم سے شاہزادہ چہار

صفحة ۲۶۲

درین ہنگام بادشاه خواجہ مظفر علی ترمذی کہ از نوکران پیرم خان کلان
بود خطاب مظفر خانی دادہ و بفتح قلند رہتاس بنکال نامزد و بہار کرد و خود
باجمیر رفتہ قریب و لکنہ از نقد و جنس بنجاردان خطیرہ خواجہ معین الدین
پشتی قس سمرہ و سید خنگ سوار و مستحقین رسانیدہ باگرہ باز آمد۔
محمد اکبر بادشاہ جمیر اگر
خادمان در گاہ حضرت
خواجہ معین الدین چشتی

صفحة ۲۶۳

و دران سال بادشاه باجمیر رفتہ زیارت کرد و در رمضان حافظ چگون گشت
صفحة ۲۶۳

و دران سال بادشاه باجمیر رفتہ شہباز خان کبکوہ را چہتہ تسخیر قلعہ کلان سہر
کہ در تصرف رانایو تعیین نمود و او بدینجا رفتہ با سہیل و جوی بچیتہ تصرف
آورد بادشاہ از اجمیر کبکوستان بانسوال دمنند و درآمد شوکار گنان تا رسیدن
رفتہ چون مرتضی نظام شاہ سجری والی احمد گرو دیوانہ شدہ پروردنشین گشتہ
واعیہ تسخیر ولایت او نمود اما بعضی امور مانع آمدہ از انجام توجہ فتحجوہ
سیکری گردید و در سنہ خمس و ثمانین و تسعماتہ باز عرش تیشیان متوجہ اجمیر

اسکا نام شاہزادہ ایٹال
رکھا گیا۔
رضی اللہ عنہ اور سید
خنگ سوار رضی اللہ عنہ کو
قریب و لاکہ رو پیچہ
نقد و جنس دئے۔

شده و چنانچه عادت او بود از یک دهی پیاده گشته بروضه منوره خواجه
در آمد و زیارت کرده +

صفحه ۲۶۲

و در سنه مذکوره عرش آرشیان با جمیر رفته بنچهره سیکری مراجعت کرده

مقاله پنجم صفحه ۲۵۱

اتفاقا قاره زوی عرفیه تومی که بطرف مارونی تیس شده بود رسید و مضمونش

آنکه ابتدای طلوع آفتاب سلام در ممالک هندوستان از افق اجمیر بود

و حضرت مرشد الطواف شخ نمین الدین سنجری قزین سره نیز درین بقعه

تشریف آسوده اند حال چون به صرف کفار آمده اثر اسلام و سلمانی

نمانده و چون مضمون عرفیه بوض رسید همان روز متوجه صوب اجمیر گردید

و کبکچ متواتر محاذی فرار فایض لاناوار نزول فرموده امتداد از روح

چرفتنج حضرت خواجه قزین سره نموده بلشکر مکتوم کرد که با اتفاق امر حلقه قلعه

نموده موجب تقسیم نمایند درین اشنا گجا دهر که سزار اهل قلع بود با فوجی

را چوتان نامی جنگ برآمده و از صدونه انواع خمودی تاب نیاورده

درآمده و تا چهار روز معرکه قتال جدال گرم بود و نیز خیم گجا دهر با تمام

خود بر جنگ برآمد در جنگ مغلوب گشته شد و جمعی از سپاهیان محمودی با

گریخته ما مخلوط گردیده بدر و ازه در آمدند و فتح قلعه نصیب گشت و در

هر کوچ از گشته را چوتان نسبته پدید آمد و سلطان محمودی فلبی مراسم

شکر الهی بتقدیر رسانیده شرف طواف آن بزرگوار در نیا و مسجد عالی طرح

انداخته خواجه نعمت اللہ را سیف خان خطاب داده حکومت انجا بوسه

تفویض نمود و مجاوران آن بقعه شریفیه را بانعام و وظیفه خوش دل

ساخته بصورت قلعه مثل گده مراجعت کرده

مقاله دوازدهم صفحه ۳۷۵

سلطان محمود فلبی اجمیر
اورا جمیر کو فتح کر کے
در گاہ میں مسجد بنوائی
اور در گاہ حضرت خواجه
صاحب کے مجاور و کنگو
ساتھ انعام اور وظیفہ
کے خوش کیا

ذکر حضرت سلطان المشایخ خواجه معین الدین محمد حسن بن خجری المعروف بهشتی قدس سره

آن شهشاه و جهان معروف ذات او بیرون زادراک صفت و غمسر و ملک
 قبا بی تخت و تاج و از خود و از غیر خوبی احتیاج و فرق بجز عشق از صدق
 و صفا و از خودی بیگانه با حق هشانه که در مرغ هفتش نواج کمال و بیفنده
 افلاک ادر زیر بال و اختر برج سپهر لم نزل گوهر درج کمال بچو بدل و آن
 معین الدین ملت بی نظیر و فارغ از دنیا بملک بنامیر و سلطان سر بر سر
 خواجه رستین معین الدین پیشوای مشایخ بند است تولا و در بلده سجت
 بوده نشو و نما در خراسان یافته پدر او خواجه عینک الدین حسن بنایت
 فلاح آهسته بود و به نهایت صلاح پیرانسته چون وفات یافت خواجه
 معین الدین محمد پانزده ساله بود باغی و آسپای پیران دشت و در آن
 موضع مجد دی بود مشهور با برهم قندوزی روزی گذارش بدان باغ
 افتاد و خواجه معین الدین محمد و رخسان را آید سیداد اما چون پیشش
 افتاد بدید و دستش بسوسید و در زیر درختی نشانیده نوشته انگوریشش گذشت
 و بدوزانوی اوبه مقابل نشست ابرایم برکنده کناره از بنبل کشیده
 و بدندان خود فغانید و در دهن خود انداخت بجز خوردن برکنده کناره
 نوری در باطن او لامع گشت و دانش از خانه و ملک سرخند و پیران
 و بدو ایشان داده مسافر گشت و مدتی در سمرقند و بخارا بظن قران و کسب
 علوم ظاهری مشغول گردید و از انجا به از تکمیل سبانی عزتق توبه نمود و چون
 بقصبه مارون که در نوای نیشاپور است رسید و شیخ عثمان مارونی را که از
 کبار وقت بود دیده گردید او شد و دو سال نیم در خدمت او میجا بده در خدمت
 نفس شتغال نمود و این شیخ عثمان مارونی مرید حاجی شریف زندنی است
 و وی مرید خواجه مود و بهشتی و وی مرید خواجه ناصر الدین بهشتی و وی مرید

یوسف چشتی و وی مرید خواجه ناصر الدین ابو محمد چشتی و دو مرید خواجه ناصر الدین
 احمد چشتی و وی مرید خواجه سحری شامی المعروف چشتی و وی مرید خواجه ممتاز
 دینوری و وی مرید خواجه خیر بصری و وی مرید خواجه حدیقه مرعشی و وی مرید
 سلطان ابراهیم ادهم و وی مرید خواجه فضیل فیاض و وی مرید خواجه حبیب
 نجفی و وی مرید خواجه حسن بصری و وی مرید امیر المؤمنین امام المقتدر
 علی ابن اسطالب علیه الصلوٰة والسلام و وی مرید حضرت خواجه کاشانی
 صلی الله علیه وسلم و چشتی و ضمنی است از مواضع هرات القصه خواجه معین الدین
 محمد رشید عثمان بارونی خرقة خلافت در یافتند بدانجا آمدند و در آنجا
 راه بقصبة سنجار رسید و در آن زمان شیخ نجم الدین کبری بقصبة جبل پور
 رفته بود و این جبل جایست پرفیض و هوایش در غایت اعتدال تحت کوه
 جودی واقع شده و کشتی حضرت نوح در آنجا قرار گرفته و از آنجا در هفت روزه
 راه است شیخ نجم الدین عبدالقادر قدس سره از آنجا است و خواجه معین الدین
 او را ندیده از تصبیه سنجار بگذشت و بنیاد رفت و شیخ او عبدالدین کرمالی
 که در ابتدای سلوک بود او را ندیده منعقد گشت و خرقة خلافت از آنحضرت
 یافت و شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین عمر سهروردی نیز در سبب رحال صحبت
 خواجه معین الدین چشتی رسیده از دو کس بیخوضات نمود و بعد از چند گاه آنجا
 از بغداد بهمدان آمد و شیخ یوسف همدانی را متوجه تبریز گشت شیخ ابوسعید
 تبریزی را که پیر شیخ جلال تبریزی بود در یافتند و صحبتها داشت از شیخ نظام الدین
 اولیا منقول است که شیخ ابوسعید تبریزی شیخی بود که هفتاد مرید کامل مثل شیخ
 جلال الدین تبریزی میداشت شیخ فزیه الدین گنج خنکر از خواجه قطب الدین
 سننیا نقل میکنند که خواجه معین الدین محمد چشتی را در ابتدای حال
 عجیب ریاضتی و مجاهده بود که بعد از هفت روز روزه نمانی که در مقدار
 پنج شقال بود وی در آب ترساخته افطار میفرمود و شیخ نظام الدین اولیا

نقل کرده که پوشش خواجه مین الدین چشتی زمانی بود اگر جهانی پاره شده
 بجهت زودی و اگر نبل بند پاره شده از پارچه های پاک از هر نوعیکه یافتی بدان
 پیوند کردی و چون باصفهان رسید شیخ محمد مصطفائی او را دریافت
 و صحبتها داشت و خواجه قطب الدین بختیار کاکلی که در آنوقت در صفتان
 بود میخواست مرید شیخ مصطفائی شود لیکن چون خواجه مین الدین محمد شتی
 را دید فسخ عنایت نموده مرید خواجه شد و خواجه آن دو تالی را بخواجگان
 از زانی فرموده همان دو تالی بود که خواجه قطب الدین در وقت وفات
 بشیخ فرید الدین گنجشکر عنایت فرمود و او بشیخ نظام الدین اولیاء طاکر
 اوشیخ نصیر الدین چراغ دہلی حجت نمود و چون خواجه بخرقان آمد دو
 سال نصف مانده از آنجا باستر آباد رفت و صحبت شیخ ناصر الدین استرآبادی
 شریف شد و او شیخ عظیم القدر بود و صد و بیست و هفت سال عمر داشت
 و حضرت شیخ ناصر الدین استرآبادی بدو واسطه پیوند محبت سلطنت افغان
 شیخ طیفور شیخ بایزید سلطانی داشت پس خواجه مدتی در صحبت او بود
 کسب فیوض لا تعد و لا تحصى نموده متوجه بصری شد و بنا بر آنکه خواجه عادت
 بود که در یک موضع کم قرار گرفتی روزها در سیه میبود و شبها در اکثر اوقات
 در بقعه خواجه عبدالکبیر انصاری می آسود و زیاد از یک روز بیش ملازم نموده
 اغلب نماز خیرا بوضوی تشا ادا میکرد و چون در سیرات شہرت یافته مردم
 بر او هجوم آوردند از آنجا بسیر و اشتافت و در آنجا حاکمی بود که یادگاری محمد
 داشت بد مزاج و فاسق و در رفض غلو داشت که امانت احوالیه در هر کس
 که ابا بکر و عثمان و عمر نام بودی ایضای بسیار سانسیدی و صد تفسیح
 شدی و این یادگار محمد در حوالی شہر باغی طرح انداخته بود و در روز
 عرضی در نهایت صفا و لطافت پرداخته خواجه از گرده راه بلان باغ
 کنروض فرود آمد و غسل کرده دو گانه به رنگانہ بی اورد و تلو قرآن

محمد یادگار سبز دارین حاکم
 تہ حضرت فواج مین الدین
 چشتی رضی اللہ عنہ کی کتبت
 است تمام کارخانہ چگونہ
 تجرد اجیت مار کیا اور
 و اصلمان حق سے ہو گئے

مشغول شد و قضا را هدران روز آواز افتاد که یا دو کار محمد باغ می بود و
 که رفیق شیخ بود و ترسیده گفت بر خیز تا ازین باغ بیرون رویم شیخ غمناک
 او را دیده تبسم کرد گفت اگر میل داری بر خیز و ز بیر فلان وقت بنشین و
 درویش سبعت بر خاست و از اینجا رفته بنشست درین آنجا فرشان
 در رسیدند و قالیچه یا دو کار محمد را بر کنار حوض در سپید شیخ گسترده و از
 و صلابت شیخ نتوانستند گفت از اینجا بر خیز تا نگاه یا دو کار محمد ریشخ در آن
 مکان دیده بانگ بر خیزت گاران زد که این درویش را چرا از اینجا نماند
 چون شیخ سر بالا کرده درویش نگریست در لحظه لرزه بر اندام یا دو کار محمد
 افتاده از پا در آید و پیوش گشت و متعلقان باو آمثال می نمودند هر
 بر زمین نهادند و التماس شفاعت کردند شیخ آن درویش کرد پایدی درخت
 نشسته اندیشه تمام داشت طلب بود و گفت که قدری آب برین حوض
 بگیرد و بسیم الله گفته بر روی زن درویش همچنان کرد یا دو کار محمد بیوش
 آمده سر پای درویش گذاشت و گفت یا شیخ اجمع منیات گذشتم و
 توبه انصوح کردم تقصیر من بخش شیخ بدست لطف بزرگ داشت و
 مهربانی نموده گفت که دعوی محبت خاندان عظیم ایشان رسالت کرد
 و پیروی ایشان نمودن معنی ندارد نگاه مناقب کیمه بدی بر وجه یا
 فرمود یا دو کار محمد و هم باانش زار زار گریه جمله تا شب شد بیت آنچه
 ز می شود از پرتو آن قاب سیاه به کیمه ایست که در صحبت درویش
 بعد یا دو کار محمد وضو ساخته دو گانه شکرانه گزارد و دست ارادت بانحضرت
 داده بشرف بیت مشرف گشت و اموال خود را از نقد و جنس تنگ کرد
 بنظر خواجه و آورد و خواجه قبول آن نموده گفت هر چه از مردم غمخیزانم
 گرفته بدین رسان تا فردا قیامت کسی منت نگیرد یا دو کار محمد بفرموده شیخ
 عمل نموده آنچه از مال باقی ماند فقرا و مساکین بخشید و غلامان از او گردانید

وزن عقدهی را نیز طلاق داد و همراه خواجهدار تا حصار شالفت و حور
 از بهار و اصلان گشت بی بود و خواجده آمد و در جماعت رجوع کرد و در اینجا گماشته
 نمود و بیخ شتر سفید برده و در مقام معالی فرجام شیخ احمد و در چند گاهای
 اقامت نمود و آن عصر فاضلی بود که او را مولانا ضیاء الدین حکیم میگفتند
 در جمیع علوم فاضلند بهر حق نام نداشتند و علم تصوف و اعتقاد و بی نداشتند
 ایشان گروان خود و یک کسوت نه در این است و در مکان بسیار است و عقول
 بر زبان آورده و در یکی از وکالت حوالی بلخ مدرسه و بلخ خوب و نشت و
 در سن حکمت میگفتند و خواجده پیش از آن شیوه را عادت بود که همواره در
 بستیه و کمالی و بتانی و کمالی با خود میدارند تا وقتی اگر گذرد و
 از آبادانی دور است و شکاری کرده از آن سبب شبها از کار گذرین گمان عبور نمیکند
 بدان موضع افتاد و مولانا ضیاء الدین حکیم میبود و در آن روز کنگلی به تیر زدن
 زیر و زخمی فرود آمد و بخادم اشارت کرد که که کند و خود را بسیار و در آن
 نشت و درین اثنا تقریبی مولانا ضیاء الدین حکیم به آنجا رسید و چون
 بنام مشغول است و خادمی که بسیار میگفتند و چون آن ترافه نمود که خواجده را
 فارغ شد انگاه سلام کرده نشست این خادم که بسیار پیش آورده خواجده
 بسم است کرده و رانی از آن کنگلی جدا کرده پیش مولانا گذشت و از آن
 دیگر پاره گوشت خود تناول نمود چون از آن کباب تقدیم برداشت و بجا
 رنگ علوم فلسفه از سینه او زده و ده گشت و در پیش کردید و خواجده
 از پس خورده خود در دهنش انداخت تا بحال را حاصل نگاه مولانا ضیاء
 حکیم تمام کتب را در آید از خانه باقیان شاگردان و در سلک مریدان منتظم گردید
 و چون شربت خواجده در آن دیار از حد گذشت مردم شروع در هجوم کردند مولانا
 ضیاء الدین را خرقة داده بسیار گشت و خود بغزین آمده شمس ایاز
 عبدالواحد را که پیش شیخ نظام الدین ابوالمویدت در قریه یلدا در آنجا

تشریف آورد و چون از دام خاص و عام از حد گذشت و آن بزرگواران
 منتظر بود هر آینه از اینجا نیز متوجه بلده اجیر شدند و هم ماه محرم سنه ۶۰۰
 و ستین و هشتاد و سیاه وصول بر آن خطه انداخت و سید السادات سید
 حسین مشهدی المشهور بزنگ سوار که شیده مذهب بود و بصلاح تقوی آن
 در سلک اولیاء اللہ انتظام داشت و سلطان قطب الدین ایکسا و
 وار و غه آن ساخته بود و قدم شیخ را با عزاز و اکرام تلقی فرمود و چون آن
 تصوف اصطلاحات صوفیه بهره تمام داشت صحبت خواججه را نعمت
 شکر فرشته اکثر اوقات مجلس شریف ماضی و پیش رو بسیاری از کفار
 اجیر بیگانه آن بی طرفیت لبثت ایمان مشتوق گشتند و آنرا فیک
 ایمان نامیدند و صحبت خواججه را در دل جای داده پیوسته فتوح بی در
 بحضرت او میفرستادند و خواججه در مجلس الدین دو مرتبه بیت در آن
 مرید خود قطب الدین بنیتار کاکی بدلی تشریف برد اما در کثرت و دم کلام
 و بدلی مزاجت کرد و او را تامل واقع نمید و شرح آن چنین است که سید و جلال
 محمد مشهدی وار و غه اجیر بود دختر می داشت در کمال حسن و خلعت و چرخ
 بد بلوغ رسیده بود و میخواست که او را بیجا یکی از دو دمان بزرگ بر آورد
 در تعیین آن مترود بود تا آنکه شبی امام همام جعفر صادق علیه الصلوٰه و السلام
 را در خواب دید که بد میفرمایند که ای فرزند و وجه الدین اشارت حضرت
 رسالت پناه محمد صلی الله علیه و اله و سلم بر آن است که این عیب را بینه این
 معین الدین چشتی بسیاری و بیجا بلوغ او در آوری که او از اولیاد
 الهی و مجبان خاندان رسالت است و چون پدر و جد و جدی الدین
 بنو اجد معلوم نموده خواججه گفت که با خرسیده اما چون اشارت حضرت
 رسالت است و امام همام کز اطاعت چاره ندارم پس بر آفتاب شرف
 مصطفوی آن عقیقه را جفت خویش بن ساخت چنانچه از فرزندان

و بعد از تأمل هفت سال در ششم ماه رجب سنه ثلث و ستمائة از قندهار
 با تکیه و راسته بعالم قدس پیوست غرض که مدت عمرش بنود و هفت سال
 رسیده بود از وفات او جمیع بادشاهان نذر بر وضه او فرستاده تبرک
 بهی حسبتد خصوص بملال الدین محمد اکبر پادشاه غازی که او پیش از دیگران
 اعتقاد و با تحضرت داشت و در ایام با و شاهای خود چنانکه گذشت در اکثر سنوا
 پیاده یا بجزیرت و زیارت او سید حسین مشهدی المشهور بجنگ سوار در نیات
 و در تاریخ حاجی محمد قندهاری مسطور است که پیر خواجه معین الدین چشتی یعنی
 شیخ حضرت عثمان مارونی در عهد مسالدین چون مرید او بود و تعظیم و
 تکریمش و قیقه فرودگن داشت و در آن مدت خواجه معین الدین محمد چشتی در تمیز
 گزین وطن داشت و درین صورت هیچ معلوم نشد که میان ایشان در بندگی
 ملاقات شده یا نه و از شیخ عثمان مارونی خوارق عادت بسیار نشان میداد
 و از اجمله یکی اینست که چون خواجه معین الدین چشتی از در خصمت گرفته
 متوجه سیرینباد کرد پس شیخ عثمان مارونی از مفارقت او بیتا گشته در
 طلب او از مقام خویش سفر اختیار کرد و در آن سفر مقامی رسید که خان
 آنجا ساکن بودند و آتشکده داشتند هر روز صد خردار بهریم در آن خست
 و شیخ عثمان مارونی در آن نزدیکی زید درختی نزل کرده خادم خود
 فخر الدین نام را فرمود که بهت اذطرانان بسیار از در خانه م چون بر
 آتش نزدیک همان رفت آتش ندادند خادم برگشته بخدمت حقیقت
 حال عرض نمود شیخ متوجه آتشکده شد چنانکه نام معنی پیر بر او دید که گفت
 ساله در آغوش کن آتش ایستاده بود پس بدو گفت که این آتش را که
 مبحث آبی معدوم میگردد و جراحی پستی خدایرا که خالق آتش است باید
 پستی مع جوابی او که در کیش آتش را وجودیت عظیم چنانچه پستی شیخ
 گفت چندین سال است این آتش را بعد از آن می پستی میتوانی که دست

خواجه عثمان مارونی رضی
 عنه بعد از او کوناب بر ملاقات
 حضرت خواجه معین الدین
 چشتی رضی الله عنه بسیار
 تشریف لکنه تو بسیار
 فخر الدین آنکه سالی
 تبه

و پاوران اندازی و او نسوزد منع جوانی و که کار و صفت او روشن است
 و گریار اے آن باشد که نزد یک برود پیرت اگر صد سال گبر آتش
 فروزد و جو یکم اندران افتد بسوزد + القصص شیخ این بشنید بسیار
 است و حال آنکه از کنار او رود بسوی آتش و دید و لبم الله گفته آید
 قلنا یا نار کونی بردا و نسک ما علی این آیه خوانده با آتش
 در آمد و از آتش این خبر سه چهار هزار منع بر آتش کرده آمد فریاد و فغا
 بر داشتند شیخ بعد از چهار ساعت نومی مع آن طفل از میان آن آتش
 سلامت بر آمد چنانکه آبی به جامه ایشان هم نرسیده بود بعد از منان
 نوح فوج طفل را بر سرش پیچیدند که در اینجا چه حال داشتی او
 میگفت خوش و خورم در قدم شیخ تفرج گل و گلزار می بودم آخرش
 سنان سر بر قدم شیخ نهاده همگی مسلمان شدند و شیخ در ایشان نعمت
 عبادت و طفل را ابابیم نام کرده منظور نظر تربیت ساخت تا برود
 از جمله اولیا شدند +

کتاب منتخب التواریخ

یہ کتاب ضعف نے صرف اس مراد سے تصنیف کی ہے کہ جہاں تک ہو سکے حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ، فیضی اور ابو الفضل وغیرہ وزرای و صاحبان باوشاہی کے کا تذکرہ اس طرح مذکور کیا جاوے یا کوئی کام اٹھا کتاب دیکھنے والے کو اچانک معلوم ہوا اور کچھ نہ کچھ نقص و عیب انکے ذمہ لگھاوے۔ اس حال سے محققین سخن شناس بخوبی واقف ہیں ناظرین منصف کی طرف خداری اور بادشاہ و امراء و وزرا و شایمان فقہور و قاضی القضات و صدر اعظم پر الزام لگانے و طرز تحریر بدلنے کو خیال فرماوین کہ کس طرح اصلی حال سے گریز کی ہے اور کیونکر اصل حال چھپایا ہے علاوہ اسکے ایک صاف بات کو کس طرح لکھا ہے یعنی خادم صاحبوں کا حق کہا جانے اور انکے دعویٰ کرنیکا حال لکھنے کی جگہ صرف ہتھ دیکھ دیا کہ (سوانح دیگر ان علاوہ ان اشعار) مگر واقف کار انکی مخالفت سے بخوبی واقف ہیں برگز و ہو کہ نہیں کہا سکتے دیکھو۔ والے آپ جان لیو گئے مگر تاہم اس کتاب سے اتنی باتیں بخوبی ظاہر ہوتی ہیں۔ حضرت محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ سے نہایت معتقد تھے۔ کئی بار پیادہ پا زیارت کے واسطے آئے۔ لاکھوں روپیہ درگاہ خواجہ صاحب میں چڑھا کر جب آئے خادم صاحبان خواجہ صاحب کو نذر نیاز دی۔ شاہزادہ و انینال شیخ دایا ال صاحب مہار درگاہ کے گہرا حیرت تو لہ ہوا بنگالہ سے نقارہ کی جوڑی لاکر درگاہ میں چڑھائی۔ عبادت خانہ جو فقہور سیکری میں بنوایا تھا اور اس میں تمام جگہ کے عالم اور ہر فرقہ کے سرگرو موجود رہ کر بحث علمی مذہبی کرتے تھے اس مجمع میں خادم صاحبان درگاہ خواجہ صاحب بھی شامل رہتے تھے۔ شیخ حسین نے جو دیوان حال کے مورث تھے اکبر بادشاہ کے روبرو خواجہ صاحب کی اولاد ہوشیکا دعویٰ کیا اسکی تحقیقات ہو کر دعویٰ خارج ہوا۔ لوگوں نے حسب صلاح مشایخ فقہور سیکری کے گواہی دی کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہیں ہیں۔ قاضی القضات اور صدر اعظم نے حاضر لکھ دیا کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہیں۔ شیخ حسین بکر کے قلم میں قید کے لکھے

اکبر بادشاہ کی والدہ نے شیخ حسین کی سفارش کی مگر سفارش قبول ہوئی نہ صرف کتاب
درگاہ خواجہ صاحب کے متولی مقرر ہونے کی نہایت ارزو مند تھے +

۱۲۸۴
اتحاد اصل کتاب منتخب التواضع مطبوعہ مطبعہ نوری لکھنؤ صاحب ترجمہ ضلکا اردو جھنڈور

صفحہ ۱۲۷

تاریخ مشہد جمید الاول ۱۲۹۹ تسع وستین و تسعمائة بعزم زیارت مرقد تبرک
قطب المشرق و اولیاء خواجہ حسین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز متوجہ شدند و
الغمامات و خیرات بجاوران اسجد انداد +

صفحہ ۱۲۸

بجہت ایگانہ آرزو با پیادہ طلی کردہ تاریخ یکشنبہ مہتمم ماہ رمضان
باجمیر رسیدہ زیارت مزار تبرک فائض الانوار حضرت خواجہ حسین الدین
چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نمودہ و در صدقات و میرات و خیرات افزودہ
مبارک روز پائے در رکاب دولت آوردند +

صفحہ ۱۲۹

و نیزہ جریدہ با یلفار زیارت مزار فائض الانوار حضرت خواجہ جمیری عازم شدند

صفحہ ۱۳۰

اور عزیمت دوازدهم شہر شبان بوجوب نذری کہ بجہت شکر ان طلع طری کہ کرب
اقبال فرمودہ بودند از گره پیادہ پای بجانا جمیر روان شدند و ہر روز
شش ہفت کردہ راہ طلی میکردند و بعد از اتمام مراسم زیارت مرحمت نمودہ و
رضوان المبارک ظاہر و طلی را معسر ساختند و چند روز زیارت اولیاء اللہ
پرداختہ و از آب حوض گذشتہ شکار گلگان بدار الخلافت نزول فرمودند +

صفحہ ۱۳۱

۱۹۹
آٹھویں جمادی اول ۱۲۹۹
نوسوا انتہر من اکبر
حضرت معین الدین چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز کی
زیارت کے لئے اجمیر کا
تصو کیا اور وہاں کے
مجاہدوں کو سب سے
الغمامات دئے +

و بتاریخ بیستم ربیع الآخرین سال از فتح پور بیاز آنکه دوازده روز توقف
نموده بودند از برای ایضا گنزد متوجه با جمیع مشرانند بر دوران خطه
طرح انداخته و عمارت عالیه با مر اعظام حاکم شدند و در جمیع حاکم جمیع
از آنجا کوچ نموده در عرض دوازده روز بر بلده ناگور رسیدند +

صفحه ۱۷۷

و از راه حصار فیروزه باز متوجه حضرت امیر گشتند و از آنجا بکویج
متواتر بفتح پور منزل واقع شد +

صفحه ۱۷۹

و بتاریخ بیستم صفر از پای تخت نهضت فرمودند و در پانزدهم شهر ربیع الآخر
بلده امیر مقرر مویک سلطنت گشته و بیست و نه روز در آنجا در سلسله
حقیقت حضرت معینت اند قدس الله سره و اسراریم روز دیگر لطوات میرزا امیر
سید حسین خنک دو که این بیت در شان ایشان گفته اند **میت شکر**
الله که بدل تافه انوار جلی + رحمتین بن علی ابن حسین بن علی + و با
کوه متوجه شد و میر محمد کلان را باده هزار سوار بر سر بر اول حقیقت روانه
گرداشند و بکویج متواتر در نهم ماه جمی الاول بناگور رسیدند و در شب چهارم
دوم ماه جمادی الاول در امیر سنجان شیخ و انیال نام مجاوری صالح تولد
شاهزاده صاحب قبال دانیال واقع شده و این شتره در و منزل ناگور
شاهنشاه رسید و بتقریب شیخ دانیال زکوری نام نهادند +

صفحه ۱۸۰

و در یکشنبه تاریخی نسبت و چهارم ربیع الثانی بر بنیان تیز رفتار با و کردار
سوار شده براه سیار و توده روان شدند و صد کرده راه در دو روز نمودند
ششم آناه در امیر سنجان استبرک فائض الانوار علی ساکنین اسلام از شدت الجها
رسیده و شرف زیارت آن مرقد مقدس دریافته آخر همین روز روی براه نهادند +

صفحه ۲۷۲
میون ربیع الآخر کوئی
پوری کشیکه لاجر کاراوه
کیا اوروان ایقاعی
شوالی اورامیرون حاکم
دنان بی بی بڑی همارن
بنو این جمع کے روز
جمادی الآخر کوئی
کویج کے کس باره روز کے
عصیدین ناگورین پہونجا

میون ماه صفر کوئی
کویج کیا بند میون ربیع الآخر
جمیرین پہونجا اور حضرت
خواجه حسین الدین شیخ
علی کے فراد مبارک کی زیارت
سے شرف بہاد و سکر روز
میر حسین خنک سواکی
زیارت کو گیا اسمی روز
میر محمد خان سلطان کو معبر
دشوار سوار کے بطور
کے لگے گوروان کیا پور
سے متواتر کوچ کرتا سوا
نوبین جمادی الاول کو
میں پہونجا جمیرین دوسرے
جمادی الاول کو شیخ
نامی ایک مجاوری مکان
شاهزادہ پیرا ہوا اکبر کو
ناگور سے دو منزل در
میر محمدی پہونچے بہت خوش
ہو کر شہزادہ کا نام
پہی انیال رکھا +

صفحه ۱۸۹

و کارزاری رفت که او در فزون و عصلیه یادگار ماند و شاهنشاهی بر اول را
آبپای دیده و سوزن یا معین که در آن زمان در زبان بود انداخته گران
گشتند و صفای ابرایشان ساخته زیر وزیر گردانیدند +

صفحه ۱۹۰

و سوم جمعی انسانی با جمیر رسیدند +

صفحه ایضاً

و شانزدهم شوال این سال بجهت همدان و تبریز بنگاه اعزازم زیاده جمعی نذر و در وضع اثر
که چهار که وی فخرت خدمت ارشاد و پناهی ولایت و تنگهای فواجه عید شنبه پیشتر خواهد
احراق بر سر آمد سره بجهت اخلاص و زان شرف الدین حسین آ... شفاعت نمود و دید
تو لقا و اگر چه در هر سه تعظیم و تکریم و لوازم اکرام و احترام فرو گذشتی و واقع نشد و الباقی
هم نماند اما بخشش باقی بود کوفته خاطر و داع نمودند و از هفت کوهی اجیر میآید و تکریم
و دوازدهم ذی قعد و بزنیات متبرکه گشتند و در عهد این ماه تحولی فتنه جانانک
بزرگترین و بزرگ عالم است در برج حمل واقع شد **۵** جرم خورشید چو از جوت را آید بجل +
شبهه زد کند او هم شب را راحل و بموجب تعظیم این روز که رسالت عیسی است بعیش و خرمی
میگذرانند بستموسا بختن عالی ترتیب داده مقدار یک لک و پیه به صنفی از
حضار مجلس بخشیدند و در است و سیم ماه ذی قعد از تبریز جمعی که بمده طیبه در یک نفر
در شان آن واقع است نهضت نموده و در پایتخت رسیده +

صفحه ۱۹۱

بایست بران این بود که چون بر سال از غایت اعتقاد و رفتن با جمیر لازم گشته
بودند بنا بران از اگر چه تا با المقصد در هر منزل محلی تعمیر نموده بودند و در
برگرمی یک شماره و چاهی ساختند و چند هزار شاخ آجود که در مدت عمر سگ کرده
بر سر شماره گرفتند تا یادگاری در عالم بماند و مثل شاخ تا بیخ یافتند +

در کجا که گفته فده اتفاق است
جمعی که با آن نام کرده اند
عمل تکرار را در هر روز
یک شماره از کوه ان بنام
در کوهی تا به بلون که
سنگ چو آبگشته است
و تعمیرین شکار گشته
ان مشا در آن به لعل

صفحہ ۱۹

یاوگا کے نھکے اوتے مثل
شاخ اکی تاراج ہوئی +

در اوایل شعبان المعظم از بلبل توبہ اینیر شدند و در منزل انروز حسین قلینان خان بنیاد
تینیت آمد و خان اعظم بابا خان از احمد آباد رسید و در او اکل مضاف المبارک برفت
کرد ہی جمیر سیدہ بدستور باقی پیادہ نبر تار شافقتیک بخت نقارہ داود کنڈر
نقار خانہ حضرت معینہ قدس اللہ سرہ العزیزہ کروہ بودند گزرا نیندند ہر روز نیم
معبود در آن روضہ مقار شہ بہ صحبت یا بل اللہ و علماء و صلحا و شاد مجلس سماع و صفا
منقذتہ و بل غنہ و ساز کہ ہر کلام در وادی خویش بہ ہمتا بود ناخن بر گردل
زد و با نرا با و از خزینہ بخر اشیدند و در ہم دینار چون قطرات مطارد بارش بود +

صفحہ ۲۰۰

بہار مزاجت از سفر جمیر در ماہ ذیقعد ۱۰۲۲ ہجری و ثمانین و تسعمانہ عباد
ششکہ چہار ایوان نزدیک بنانقاہ جدید پنجوہ واقع شد +

صفحہ ۲۰۰ و ۲۰۱

۱۰۲۳ ہجری بمصد و بہشتاد و سہ عمارت عبادت خانہ اتمام یافت و منتشر تعمیر این آن
بود کہ چون درین چند سال توحات عظیمہ غریبہ پی در پی روی نمود و
دائرہ مملکت روز بروز وسعت پیدا کرد و کار نامہ بروز فوج و کشتن و خما
در جہان نامزد و آمانی بفرار و مجاوران آسمان در نعل نشان حضرت معینہ قدس اللہ
سر بہر سائیدہ اکثر اوقات مباحثہ قال اللہ و قال الرسول فی اہل کثرت و سخنان
قصوت و تذکرہ علمی و تحقیقی مسائل حکمی و فقہی و غیر آن صورت میشہ با بزرگ خدا عز و ج
مشغول بہم یا ہویا ہادی کہ ملحق بان شدہ بودند یافت و تعلیم منہم حقیقی و در دل
قرار گرفت بچیت آد شکرانہ بعضی از ان لہجہ سحر با طریق نیارید ہی و در روز
تہنایر تختہ سنگ از حجرہ کہنہ کہ در جوار ہر محلہا بادشاہی از آبادانی یکسوا آساز
بود شستہ بر اقبہ مشغول میشد و فیض بسجرا میسر دندہ

صفحہ ۲۰۱

حضرت را یک پادشاہ کی ملاقات
ساجدہ مجاوران آسمان حضرت
خواجہ مہین الدین جہتی رضوان
عنه کی ہونگی سہی اسواسلے
اکثرہ اوقات عبادت تہنایر
میں صحبت قال اللہ و قال الرسول
کی رہتی ہی +

و هر شب جمعه طائفه سادات و مشایخ و علما و امراء را حصار میفرمودند و چون برترین تقدیم و تاخیر ازین جماعه ظاهر شد مقررها ساختند که امر نجیبا شرقی و سادات در غربی و علما در جنوبی و مشایخ در شمالی بنشینند و نمودن توبت بنوبت در آن صفوف آمده و صحبت بآن جماعت داشته تحقیق مقاصد مینمودند و انواع خوشنودی بکار میبردند و زربینها با بل آفتاق که بوسیله مقربان در آنجا میتوانستند رسید فراخور محبت و قابلیت می بخشیدند +

صفحه ۲۱۰

و در هفدهم ذی قعد این سال سفر اجبیه واقع شد و از یکینتری بدین موعده پیاپی رفته زیارت مزار مستبر که نزد درونیم اینماه تمویل حمل واقع شد +

صفحه ۲۱۱

و در اجبیه خبر آمد که خانجهان چون بگری رسیده با فغانان داود جنگی عظیم کرده فتح نمود و اهل محرم المکرم شش اربع و ثمانین تسماته مانگه و دله به بگو انداس را و آوروں روضه حضرت معینیه علی کاهنا ایتیه برده خلوت ساخته و اعتماد نموده و خلعت به پ با سائر لوازم بخشیده خصمت بجانب دارالحرب کوکنده و کوشه لیکر که تعلق برانگنگا داشت فرمودند +

صفحه ۲۱۵

نسبت و سیوم مبارکی الثانی متوجه اجبیه شدند و ششم ماه رجب که روز عرس خواجہ قدس لیسره الغزیه باشد بانجا رسید +

صفحه ۲۲۰ و ۲۲۱

و در غره رجب از کشتی بجز برآمده در کشتی برکه عبارت از بادپایی مامون نور و بات سوار گشته +

صفحه ۲۲۳

و درین سال شاهزاده و انیال اباشیخ سیفی که نسبت اخوندی داشت نشین

جمال نخبیاری جمعی از نژاد یکان با جمیع فرستادند و مبلغ بست و پنج هزار ریال بجهت فقرا و آن ویار دادند +

صفحه ۲۶۵

و در روز شرف آفتاب خطاب بصدر جهان بی آنکه کسی بمرض رساند که فرمودند که اگر فلانی را بتولیت روضه منوره حضرت خواجیه اجیری که متولی ندارد و شویب ازیم چونت گفت خوبست و تادمت دوسه ماه در خدمت و بار بار با سیب خلاصی ازین سرگردانها تک و دو بسیار نمودم و فضل چند وجهی العرض هم نوشتم و موقوف بر جواب مانده بود +

صفحه ۲۶۵

و در شب بلخ رمضان المبارک این سال چون صد جهان بمرض رسید که در باب نهت فلانی چه حکم میشود فرمودند اینجا کار ندارد و گاهی گاهی باور خدمتی میفرمایم و دیگر بر اید اسازید و علم حق سبحانه و تعالی داراوت او عرفانه باین معنی اتفاق نگارنت نمیدانم که مصلحت درین در سب و رسگ کسی نمودن چه باشد

صفحه ایضا

سقان این احوال روزی شیخ ابوالفضل جفوری قهر فرمودند که اگر چه از فلانی خدمت اجیریم خوب است آید اما چون چیزها را ما ترجمه میفرمایم بسیار خوبه خاطر خواه مانی نویسد نمیخواهم که از اجدا باشد +

صفحه ۳۰۸

شیخ حسین

شهرت چنان دارد که از بنا بر حضرت قطب المشرف سلطان الوصلین حضرت خواجه معین الدین شیخی تبریزی است قدس روحه اما چون پادشاه اردو از اهل کابل اعتقاد بضررت خواجیه اجیر است با او انکاری است و او معاندان بر او نمونق است ایام مشهوره شیخ حسین غیرین حضرت خواجه معین الدین شیخی تبریزی است قدس روحه اما چون پادشاه اردو از اهل کابل اعتقاد بضررت خواجیه اجیر است با او انکاری است و او معاندان بر او نمونق است

مشایخ فقهی که ایشان نیز در دست یصال تبرکات جنس ساعی جمیل بلین فرموده اسکی اولاد و پسران
 جزایم اند بر تقی نسبتش او ای شهادت نموده گفتند که از خواجہ عقب نامندہ کیا اور لوگوں و شایخان
 و در ین باب صدور و نقصات نیز بموجب زمانہ سازی **مصراع و ولد** **اللہ** فقیور نے گواہی دی کہ
الو بعلکن فی ثنابہ محض نوشتند و آن تولیت موروثی چندین سالہ اولاد و پسران اس بات
 بدیکران تفویض یافت و شیخ چو دستگاہی عظیم داشت و در انصوبہ بادشاہان این سعراء عظم نامی انقضات
 زندگانی میکرد و سوانح دیگر علاوه آن شد غیرت الوالامری تاب نیاورده و از سببی محض کہ با کسی
 حکم اخراج سبحانہ کہ معطلہ فرمودند تا در سفر با نس و الاخصت گرفت و بنیادت اولاد خواجہ حسامی
 حج اسلام فایز گردیدہ باز آمد روزیکہ از فقیور برآمدہ توجہ بکابل بر سر محمد حکیم نہیں ہے اور سوانح
 روانہ شد شیخ از سفر حجاز آمدہ ملازمت نمود و مشرطی ادابی کہ نونہر سان دور سرائی و آداب
 نومسلم و نورمیدان نودولت حال اقرار دادہ انداز و بوتوقوع نیجا سید علی **الطالع** اسوئے بادشاہ کو اسکی
 و صفحہ احوال خطوط پیشانی او منقش بی خلاصی نیز عم خود مشاہدہ نموده حکم **ابن آبی** اور حکم اخراج
 حبس و قلعہ بکفر فرمودند و چند سال انجا بسر سپردند و در ششہ انشی و الفاسی کا دی اور بیکر کہ تلامذہ
 مقدان معتقد شیخ را حکم طلب باز بگرفتہ و چون ہمراہ بعضی محبوبان مثل شیخ **کمال** قید کیا والدہ بادشاہ
 بیابانی قلاب کہ شہید و کیش بالاند کو گشت و قاضیان فقیور کہ سببی شیخ **ابو** عمل میں شیخ حسین کی
 پیشتی تا چارہ سال انجا حبس بودند و بوسیله میرزا نظام الدین احمد فرزند شفاعت کی اسکی بوزری
 بنام ایشان رشتہ بود آمدہ کورنش نموده سجدہ ماکر و ندو حکم باخصان ایشان **بے** جہیزین اسکے دست
 یافت و چون شیخ میرزا میرزا سواد سال بود و آداب خدمت ملوک طریق ملازمت **بشرعی** ہے اسکو چو بزرگو
 ایشان ہرگز نورزیدہ و وفی اند بوضع قدیم تعظیمی فی الجملہ و تسلیمی نامتای کرد و باز **ابو** ارشاد نے فرمایا کہ جمیر
 ازور بخیدہ و ناخوش آمدہ حکم میرزا فرمودند کہ فرمان سید یکہ زمین مد **بہ** میں جا کہ بہ لوگوں کہ
 و بیکر نوشتند اور باز دیگر رواند انجا سازد یکم بادشاہ والدہ خلیفہ الزمانی **ابو** **کمال** کہ **بکمال**
 محلہ و مقام شفاعت و نامہ گفت کہ پوتم او والدہ پیر فرتوت و از و را **بچو**
 از برای بدین فرزند کباب **تہ** چہ شود اگر او را خصت و وطن فرمایا و بیج **بے**
 معاش **بے** شامیخواہ قبول فرمودہ گفتند کہ او سوار انجا کنی و باز **کافی**

برای خود و احمی کند و فتوحات نذر و نیاز بسیار پیش از وی آرند و جماعت را
 گمراه می سازد و غایتش داله خود را از اجیریه همین جا طلبد این معنی او را نسبت
 و شوار تر از نفس مگر بود شبی که صدر جهان بقریب تسلیم تولیت اجیر دنیا بچه
 گذشت جامع انتم را از نظر گذرانیدان هم را که خود یافته بودند بزم زده و ضایع
 بان امر نداده و خدمت نگاه داشتند روز صدر جهان پرسیدند که آن سپهر
 بلوچ سواده لوح که عبات از شیخ حسین باشد کجا است نظیر لایه و دانیدم که در
 لاهور است و بصد جهان بیانه گفته که چون من قابل این سعادت بنویم
 باری و راستی آن بلده محفوظ سازند که حق بمرکز قرار یابد از اینجا که شما
 هندوستانیان تربیت اینها جنس نیانده است و بیچگاه از یکدیگر سینه نشناخت
 نیستند در حق من بیچاره سعی وی شکور شد و نه در باب شیخ حسین *

صفحه ۳۱۲

میر عبد اللطیف در تخم رجب سینه نهصد و هشتاد و یک و مسموره خلد
 نچتور بدار اسرور خلد انتقال نموده بجم مادوانی وجود و قصور اتصال
 یافته بالای قلعه اجیر در خوابه میر سید حسین خنگ سوار مدفون گشت *

صفحه ۳۲۸

چون زندگان حضرت قریب شرف آفتاب تقیری نام کسبند را خود بدولت
 بی نهایت کسی بر زبان رانده حرت تولیت خطه عالیله اجیر شاعر ذلت آن
 تا ظریح تلك الحیام * علی سکا مناهمتی سلام فرموده اند بنور تسلیم
 آرزو دارم که اثر این سعادت زود و تراز قوه بفعل آید دل از آنگه خوشتر
 و جوانی ناسازگار هر و یار فارغ ساخته برد الیقینی حاصل شود که خشنا گیتی
 چون حسن برون آید ما به چون سرب نمازد و بخت شوریده هر ساعت و هر روز
 باین نرانه در فغان است میت ای حجب لسان میگرفت و نشد جانان
 ملوک به زمین جوانای غضن زمین آبهای ناگوار به همت عالی و تو فوج اعلی

درین باب گماشته در آمد و صوری و معنوی گوشه انشاء الله تعالی رفته
 با جمیع ترافقه کشمیر و آنست بعلت اینکه هر دو مکان طیب مرکز دایره قطب
 جنوبی و شمالی است و جهت جامع بلده طیبه و اینست غفور در آب
 پیشینه جباله را بنام نیا ایشان در آنجا آب دفن نوشمان میفرمایند نوشیده
 زبان را بزلال شکر دنا منم حقیقی و مجازی دارد.

صفحه ۳۲۶
 ملک محمود بیارو

بفضائل صوری از علم عربیت و تفسیر و حدیث و جزئیات نظم و شعر فارسی
 و کمالات معنوی از صلاح و تقوی و ذوق و عنایت از سهنت اصل
 از ملوک دیار بگراستت پدر بزرگوار او ملک بیارو نام دارد از نهایت فصاحت
 و بلاغت و دانش و خدات در مجالس شبت آیین بشرف همزبانی غلیظه الاحمال
 معزز و مباحی بوده آنحضرت را از خود راضی ساخته از کمال رغبتی که بخدمت
 اهل حق داشت چند گاهی حسب الحکم بام جلیل تولیت روضه متبر که حضرت
 قطب الاولیاء الواصلین خواجه معین الدین سنجر حقیقی قدس الله سره
 موفق مامور و منسوب بود *

کتاب تنزک جہانگیری

فلاصلہ میں کتا بکا پہلے ہی کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے نہایت اعتقاد کرتے تھے۔ شاہزادہ دانیال کے شیخ دانیال مجاور خواجہ صاحب کے گھر پیدا ہونے کی تصدیق لکھی ہے۔ اور جہانگیر بادشاہ تین برس جمیر میں رہے۔ سوائے غلام صاحبان درگاہ اور خادم صاحبان درگاہ کہ غزنیہ زادہ سے کے دیوان یا اولاد کا ذکر اور ہونوں نے نہیں لکھا حالانکہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا ذکر اپنے اہل سے بادشاہ نے تحریر فرمایا ہے۔ ممکن نہیں ہے کہ بادشاہ کے نزدیک اولاد ثابت ہو جاتی اور اولاد کا ذکر نہیں لکھتے۔ اور تین برس بادشاہ کی جمیر میں رہنے کی مدت بھی کم نہیں ہے۔

ترجمہ اردو کتاب تنزک جہانگیری مطبوعہ مطبع نظامی کانیپور ۱۲۸۱ھ
صفحہ ۶

اکبر بادشاہ کو جب ست لہ ہزار سات میں غاملوں کی عرضیوں سے معلوم ہوا کہ فتح ملک و کن بے جا ہے۔ وہ ان پر نہ حاصل ہوگی ہوا سطلے نیک ساعت میں خود اسطرت متوجہ ہو گیا اور صوبہ جمیر کو منظر کرتا جہانگیر کی جاگیر میں دیا اور راجہ مان سنگ کو در شاہ قلی محرم اور چند بڑے امیر و نیکو حکمات شہزادے کے کر کے واسطے تنبیہ برانگے اور دیپور کی طرف روانہ کیا اور غرض بادشاہ اکبر کی ہمراہ نہ لیا گیا شہزادے کے یہ تھی کہ جو سفر دور دراز پیش اس سلطنت شہزادے ولیم سے غالی نہ رہے اور سادانا بھی لشکر شہزادے سے منع ہو جاوے اور راجہ مان سنگ کو ہمراہ شہزادہ کے رخصت کیا۔

صفحہ ۲۵

چہار شنبہ کی رات، دسویں تاریخ جمادی الاول کی سن نوسو اسی میں ایک اور لڑکا پیدا ہوا جسکا نام دانیال لکھا چونکہ ولادت اسکی جمیر میں ہوئی گہرا ایک مجاور خواجہ بزرگوار کے ہونی تھی اور نام اس مجاور کا شیخ دانیال تھا اس نسبت اس شہزادہ کا نام دانیال رکھا۔

صفحہ ۲۶

اور صاف اور اخلاق میری باپ کے بیان میں نہیں آسکتے اگر کتاب میں انکے حالات اور اخلاق کی بنا ہی
 جاوین تو یہی بلاشبہ قطع نظر علاقہ فرزند کی اور پدری ہزار سے ایک بیان ہو سکیگا باوجود ان فرس
 اور مال اور سامان جاہ و خدمت کے کبھی عاجزی اور نیاز مندی میں اللہ تعالیٰ کے آگے قنوت کیا اور توبہ کی
 مخلوق کے جانتے رہے اور کبھی یا الہی سے غافل نہ ہوئے ہر دین اور مذہب کے لوگ انکے سایہ عنایت میں
 پرورش پلتے تھے بخلاف اور ولایتوں کے کہ شیعہ سوا ایران اور تہذیب و تمدن و تمدن کے
 نہیں آرام پاتا جسے رحمت الہی عالم اور رب کے شامل ہے کہ ہر گز وہ اور ہر مذہب ان انسان سے خوش حال
 ہے ہی طرح سایہ الہی کہ چاہیے کہ پر تو ذات رکھتا ہو یہ اسلئے ناکارہ و مہین کہ ہر طرف دریا و بحر
 سے لاحق ہے مختلف زمین والے اور پہلے عقیدے والے رہتے ہیں کوئی کسی سے تو نہیں کرتا سنی
 شیعہ ایک مسجد میں اور فرنگی اور یہودی ایک کلیئہ میں نبیادت الہی بجالاتے ہیں طریق اپنی کل
 کا مقرر فرمایا تھا اور ہر قوم و مذہب کے نیک اور اپنے لوگوں سے صحبت اور مجلس فرماتے تھے اور ان
 ہر کسی سے التفات اور عنایت کرتے تھے اکثر ہوتا کہ راتوں کو بیدار سنتے اور دن کو کم ہوشی
 آٹھ پہر میں عادت خواب کی ڈیڑھ پہر سے زیادہ نہ تھی اور رات کے جاگنے کو حاصل عمر کا جانتے
 شباعت اور ولادری طبیعت اس وجہ میں تھی کہ مست و سرکش مہیوں پر سوار ہوتے اور بعضی فرنگی
 مہیوں کو کہ اپنی مادہ کو بھی پاس نہ آتے تھے اور فیلبان اور اپنی مادہ کو مار ڈالتے تھے
 اپنا مطیع اور فرمان بردار کرتے اور جو ماتی فیلبان کو مار کر چھوٹ کر بھاگتا تو جس لہ میں کہ وہ لانا
 میری والدین اور ابا و خست پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی عنایت پر تکیہ فرما کر سپرد ہوا جاتا اور بچہ سوار ہونے
 اسکو مطیع کر لیتے کئی بار یہ حال دیکھا۔

صفحہ ۹۸

مجموع اور اختر شاموں پنج کی رات نیک ساعت واسطے جانے اجیر کے اختیار کی تھی دو گہڑی
 رات گئے دو شنبہ دوسری شنبان کو مطلق شہر لور کے ساتھ فیروزئی اور اقبال کے بارادہ اجیر
 دار الخلافہ اگرہ سے باہر آیا اور اس عنایت میں دو چیزیں منظور خاطر ہیں اول زیارت روضہ
 منورہ خواجہ حضرت میں الدین خشتی کہ برکتوں روح انگیزی سے کئی شہین عظیم اس و دمان لانا
 پہنچی ہیں اور بعد جلوس کے زیارت مرقد بزرگوار کی میسر نہیں ہوئی تھی ۴

صفحہ ۱۰۰

روز و شب پانچویں شوال مطابق چہترہویں آبان کو ساعت داخل ہوئے اجیر کی قرار پائی تھی صبح کو متوجہ ہوا جب قلعہ و عمارت روضہ حضرت خواجہ بزرگوار ظاہر ہوئی ایک کوس پیادہ چلا اور پھر دو جانب راہ پر معتدلان مقرر ہوئے کہ مساکین کو روز دیتے ہوئے چلین چاکر گھڑی ان چڑت داخل شہر آبادی ہوئے پانچویں ساعت کو شہر زيارت روضہ متبرکہ کی نصیب ہوئی بعد ازاں بطرت و ولتمانہ ہمایون متوجہ ہوا اور دو سہ دن حکم دیا کہ تمام خادم شہر روضہ غید خرد و بزرگ شہری اور گذر نظر سے گذر کر دو وعطیات و بخشش بیعایات ہوئے ساتویں اور کو بقصد سیر و شکار تالاب بیکر کہ مبدیہ منور کا پست متوجہ ہوئے بعد شکار مرغابی وغیرہ کے اجیر کو آیا۔

صفحہ ۱۰۰

اور لکھا گیا کہ مقصد اصلی اس قصد سے بعد زیارت حضرت خواجہ صاحب کے سر بنجامہ ہیران مقہور تھا اسلئے دل میں آیا کہ یہاں شہر دن اور فرزند با با خورم کو اسطرت روانہ کروں۔

صفحہ ۱۰۰

اور ایک دیگر کلان کبر آباد سے طیار کر آکر روضہ متبرکہ کو خواجہ صاحب میں لاکر چھوڑ والی اور طعام واسلے مساکین اور فقراء کے کھلو اگر نقد وغیرہ دیکر خصت کیا اور با پچھرا آدمی اس دیکر سے شکم پر ہوئے۔

صفحہ ۱۰۱

اسلام خان حاکم بنگالہ نے اندنوں میں ساتھ منصب شش ہزاری ذات اور سوار کے سرفرازی پائی اور ساتھ کرم خان سپہرہم خان کے علم رحمت ہوا۔ دسویں محرم کو اجیر شکار کھیلتا باہر گیا اور بیس دن میں لوٹ کر داخل شہر ہوا۔

صفحہ ۱۰۱

نویں صفر کو بعد نصف شب کہ جمیہ سے آنا ہے برج حمل میں کہ خاندان شرف اسکا ہے نقل کیا اسکی فیر کو کہ غرہ ماہ فیروز ہی تھا مجلس فیروز ہی کہ خطہ دلپذیر اجیر میں آراستہ ہوئی۔

صفحہ ۱۰۴

اور شب چہشتینہ کو کہ غرہ خور داد تھا نیز واسطے شکار شیر کے پیکر کی طرقت توجہ کی اور جمعہ کو دن
دو شیر بندوق سے مارے اور وہیں شکار نقیب خان راہی ملک بقا ہوا خان مذکور قوم سا
تزدین سے ہے اور اسکے وال میر غیاث اللطیف کی قبر اجیمیر میں ہے بارہ دن میں بیماری
سے وفات کی برابر فرانسکی بیوی کے اندر روزنہ متبرکہ حضرت خواجہ بزرگوار کے دفن کیا۔

صفحہ ۱۰۵

قریب شہر اجیمیر کے ایک درہ عمدہ ہے اسمیں چشمہ شیرین ظاہر ہوا کہ اجیمیر کے سب یا تیزوں سے
بہتر اور عمدہ ہے یہ درہ او چشمہ دونوں ساتھ نام حافظ جمال سے شہسور میں حبیبین وہاں گیا تو حکم کیا
مکان لایق اسجگہ کے بنا دین ایک سال میں وہ عمارت ایسی عمدہ بنی کہ لوگ اور جگہ ویسی عمارت
بیان نہیں کرتے معماروں نے ایک بڑا حوض وہاں بنایا اور اس پانی کو فوارے سے خوشتر
ڈالا فوارہ بارہ گز اٹھتا ہے اور وہ حوض چہل در چہل گز ہے اور ایک حوض کے کنارے ایک درہ والا
عمدہ ہے اس طرح اسکے اوپر درجہ میں عمدہ مکانات بندے میں مینے اپنے نام کی نسبت ہنگام
چشمہ نور رکھا اس چشمہ میں نقطہ ہی عیب ہے کہ درمیان شہر یا ہر شاہراہ نہیں اکثر جمہور
اور جمعہ کھو میں رہتا ہوں حسب مرضی میر سے شاعروں نے اسکی تاریخ کبھی سعید پالی لکھی کہ
زرگریشی نے اس عمدہ مصرع میں خوب تاریخ نکالی ہے مصرعہ محل شاہ نور الدین جہانگیر
میں حکم کیا کہ اسکو لوح سنگس بہر لکھرا اسکے اوپر لکھوین +

صفحہ ۱۰۶

آخر اس ماہ میں بابراجمیر کے شکار میں مشغول تھا

غرض کہ میں تیسری ہفتد یار کو شکار سے لوٹا کہراجمیر شریف میں آیا ان سولہ دنوں کے شکار میں
ایک شیرنی معتین بچوں کے اور تیرہ نیل گاؤ شکار ہوئی تھی فیزند نامدار سلطان خورم خوں تاریخ
مذکورہ کے قریب اجیمیر شریف سے موضع دیورانی میں اکو مقام گزین ہوئے مینے سب امیر وہاں
حکم دیا کہ استقال کو جاوین ہر ایک حسب طاقت پیشکش گذرانی اور یکشنبہ کو گیارہویں
تاریخ شاہزادہ بلند اقبال میری ملازمت سے مشرف ہوا اور اسکے دو سہ دن شکار

نے سب کے ہمراہ اپنا خوب سامان سے آراستہ کر کے اجیر میں آیا اور داخلہ و تھانہ خاص میں ہوا اور بعد دو پہر کے میری ملازمت حاصل کی بعد تعلیم اور کونٹری کے ایک ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطریق نذر اور ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطریق تصدق پیش کیے مینے اس کو قریب بلکہ کرنل میں لیا اور پیشانی پر پوسہ دیکر عنایت شاہی سے مخصوص کیا۔

صفحہ ۱۰۹

بعد انہیں دنوں اطراف چیتہ نو میں ایک شکار ہوا۔

صفحہ ۱۱۵

اور شب یکشنبہ کو کہ عرس خواجہ بزرگوار کا تھا اس واسطے میں روضہ مبارک میں آکر نصف شب تک مصروفیوں کو وہاں حال آیا مینے فقیر اور خادموں کو اپنے ماتھے سے چہ روپیہ نقد اور سوکرتے تقسیم کئے اور ستر تسبیح مردارید و مرجان و کھرباکی فقرا کو دیں۔

صفحہ ۱۲۳

اور انہیں دنوں اللہ کی عنایت سے فرزند خورم نے بعد فتح راناکہ اجیر میں آکر محلہ ایک محل آباد کیا ساٹھ ہزار روپیہ قیمت کا نذر کیا تھا۔

صفحہ ۱۲۵

واسطے نکلنے بعض کاروں کے خیال تھا مینے ایک سہری شکر دار طلافی واسطے خرید یعنی قسبر منورہ خواجہ بزرگوار کے بنائی تاریخ ۲۴-۱۰ مینے کو تمام پایا فرمایا مینے کہ لجا کر وہاں گہری کرین ایک لاکھ و ستر ہزار روپیہ میں تمام ہوئی تھی۔

صفحہ ۱۳۰

دن شنبہ غروب و یقعد کو مطابق ۲۱ ماہ ابان کے چھ اسکے کہ پانچ گہری دن گذرا خیریت اور ساتھ تصدق و دستکے اجیر سے اوپر رتہ فرنگی کے کہ چہار گھوڑے جوتے جاتے سوار ہو کر آیا۔

صفحہ ۱۳۰

تین برس پانچ دن کم اجیر توقف کیا آیا وہی اجیر کو کہ جگہ مقبرہ قبر کی خواجہ بزرگ اور حضرت خواجہ میلان الدین چشتی سخری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ہے تعلیم دوسری سے جانتے میں ہوا۔

اسکی اختتام پہ مشرق آسکا دار الخلافت اگرہے شمال آسکا قصبہ دہلی جنوب آسکا صوبہ
 بھارت ہے اور مغرب آسکا ملتان ہے اور دریا پور جگہ اس ولایت کی تمام ریختان
 آب و شوریہ سے زمین سے نکلنے ہے اور دریا کی کہتی کا باران پر ہے جاڑہ مندر تمام
 ہوتا ہے اور گرمی آسکی اگرہے سے ملائم تر ہے اس صوبہ سے ۸۶ ہزار سوار اور تین لاکھ چار
 ہزار پیادہ دراجت وقت لڑائی کے نکلنے میں اس آبادی میں دو تال کلان واقع ہیں ایک
 نیل تال اور دوسرے کوزل تال ساگر کہتے ہیں نیل تال خراب ہے اور بند آسکا کھلا ہوا ہے
 آندرون میں حکم کیا مینے کہ آسکو بند کرو اور آنا ساگر کو رہنے دو کوسلے کہ ریات اقبال کا نزد
 چندرت سے اسپر جو ایہ راج سے تال مذکور ڈیرہ کوس اور پانچ طناب بیچ آیام قیام کے
 نو مرتبہ زیارت روضہ منورہ مقدس حضرت خواجہ خواجگان بزرگوار جناب عین الدین چشتی
 سنجری رحمۃ اللہ علیہ کی مینے اور بندرہ مرتبہ تال پہلو کو گیا اور آئبہ مرتبہ چشمہ نوز کے دیکھنے
 کو گیا اسپاس مرتبہ شمشک کے شکار کو گیا میں بندرہ شمشک اور ایک چیتہ اور ایک سپاہ گوش
 اور ستر نیل گاؤ اور تیس گوزن یعنی بارہ سنگے اور نوے ہرن اور اسی ہنسکو یعنی درجانوں
 اور تین سو چالیس مرغابی شکار کئے مینے مقام دیورانی میں سات مقام ہوئے

صفحہ ۱۸۷

جب اجمیر شریف میں پہنچے تو راجہ کشن سنگھ پراجہ بیہ سنگھ مع بانسو سوار کے ہمراہ آیا
 اجل طبعی سے مر گیا اور آسکے ہمراہی تفرق ہو گئے فقط بانسو سوار ہزار پریشانی پہاڑی میں
 سے اس واسطے یہ صلاح کی کہ کچھ دنوں پنہ میں ہا کر گذر کرین اس راہ پر اجمیر سے
 لاکو را در ناگو رہے جو دہپور میں آئے۔

صفحہ ۱۹۰

ستر جون جمادی الاول کو وکب جہاد و جلال دار البرکت اجمیر شریف میں خیمہ زن ہوئے حضرت
 بایں جد و بزرگوار خود روضہ منورہ حضرت خواجہ عین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ میں پیادہ آیا
 ایجا کر زیارت فرما کر انور سے مشرف ہوئے اور انوں ہا مقام کی خیرات اور مہربان سے دامن بستے
 سالیکن و فقر کے پہرے اور ایک سبھی عالی سنگ مرمر کی بنا قایم کر کر کاری کران ہا ایک

کو حکم ہوا کہ بہت جلد تیار کرین اور صوبہ اجمیر معہ پرگنات اسیخ کے حسب خواہش سپہ سالار
 ہایت خان خاننماں کو جاگیر میں مرحمت فرما کر عازم دارالخلافت اکبر آباد ہوئے اور اس
 خان عالم اور مظفر خان ماموری و بہادر خان ازبک و راجہ جیسنگہ و ایرائے سنگہ و کن
 و راجہ بہارت بندیلہ و سید پوکارین اور اکثر خدام و درگاہ شرفیاب ملازمت ہوئے۔ چنانچہ
 ۲۶ جمادی الاول بلخ نورجیان واقع سواد دارالخلافت اکبر آباد میں نزول اجلال فرمایا

کتاب قبائل جہانگیری

خلاصہ اس کتاب کا یہ ہے کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کئی بار خواجہ حسام کی زیارت کیوں اسطے اجیر پیادہ بنا
 آئے اور خواجہ صاحب سے نہایت اعتقاد رکھتے تھے۔ انہوں نے جو اجیر میں خواجہ صاحب کی اولاد کی
 تحقیقات کرائی تو شیخ حسین مورث دیوان حال کا دعویٰ اولاد کا بے اصل نکلا اور خاندان
 درگاہ شریف کا بیان صحیح ٹھہرا کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہیں ہیں اور حتیٰ و ذمہ آئے
 خادموں کو نذر نیاز دی۔ ناگور کی طرف تشریف لیگے تو بادشاہ بگم کو دانیال مجاور کے گھر
 چھوڑ گئے کہ انکے مکان میں شاہزادہ دانیال پیدا ہوئے انکے نام پر شاہزادہ کا نام رکھا گیا شیخ
 حسین مورث دیوان حال کا جہگڑا۔ ۳۳ سال بادشاہ کے رو بردار اور یہ بھی ظاہر
 ہے کہ شیخ حسین اولاد دختر خواجہ صاحب سے ہوئے دعویٰ دارتھے نہ اولاد ذکور سے ہوئے
 جیسا کہ حال میں دیوان اپنے آپ کو بیان کرتے ہیں یہ دعویٰ تحقیقات کے خلاف تو ہے
 مورث کے دعویٰ اور بیار کے خلاف ہے کیونکہ انکے مورث شیخ حسین خواجہ صاحب کی دختر
 اولاد سے اپنا ہونا بیان کرتے تھے یہ اولاد ذکور سے کہتے تھے

تھا کتاب قبائل جہانگیری مطبوعہ مطبعہ نولکشتہ لکھنؤ ۱۸۹۶ء خلاصہ ترجمہ اردو

صفحہ ۲۳۸

پیادہ رفق خاقان گہنیستان از اگرہ زیارت روضہ فیض اساس
 خواجہ معین الحق قدس سرہ العزیز در آن زمان کہ خاقان ملکستان جہانگیر
 جانشین خلف بود ہوارہ بچمت طلوع کو کبے اور باطریق سہی موطن برگزیدہ ہوا
 درگاہ محمدیت استمداد ہمت میفرمود باجان بخش جہان آفرین عمدتہ بود
 کہ چون شاہد مقصود از بہان خانہ امتیاز جلوہ گاہ شہود ہندش بران صورت
 عظمیٰ از دار الخلافت اگرہ پیادہ تا اجیر شانتہ زیارت روضہ خواجہ میرالدین

پیشی قدس شہ سہ العزیز اور اکیباوت و اوراک سعادت فرمائیں بنا کر
 نذر روز جمعہ دہم آبان ماہ الہی موافق دو ازوہم شعبان قدم و شہادہ
 محبت بنادہ مر حکم یکا بادیہ شوق گردیدند و مسافت منزل و ازادہ
 کردہ - قدر شد و روز ہفتدم بروضہ منورہ مہینہ و روز سعادت اتفاق
 افتاد و جن اخلاص بر آن شہان عالمکے مظاہر بنادہ مر اہم زیارت و لوازا کے
 عبادت تقدیر سائند و بعد از فراغ زیارت بخت و بہارت پر آنتہ متکلفا
 ہواشی آن روضہ قدسیہ و سائر مستحقان ابر شہادت سحاب کرمیت سیرا پامید
 کرنہ سائند و چون ہر سالہ مبلغی گرانندہ ہر ہم نذر و ات مقرر ہوو کہ از خزانہ
 ہر سال متولیان آن روضہ قدسیہ شود و روزی لا اجرم نہیں سید کہ بنہ صی
 تولیت شرف و اختصاص از ہر خصوص شیخ جنین کہ دعوی فرزند ہی انحضرت
 مینمایا کہینہ آن مبلغ را تصرف شدہ بقضراء و سائیکہ پانچہ بایندی پر داز و
 مہینہ اولیہ تحقیق شد کہ دعوی فرزند ہی نیز اصلی نداد و لا اجرم تولیت
 آنان آسمانہ دست بیخچہ بخاری کہ از انکا بر سادات ہندوستان
 بزرگ و دانی و خوش صفائی آراستگی و نہت تفویض یافت کہ در و ج
 ماثر آن بقدر متبرکہ و تعمیر بنائے خیر و اجرائی و لطایفہ مراعات خاطر
 مستقیم و تیمار حال فقراء و مساکین مساعی جمیلہ بقدر ساند و لا
 سعادت نیر اشاعت نشان و اہانت بدارا خلافت دہلی انعطاف یافت
 کہ زیارت مراند اولیا و نظام و مشائخ کرام کہ در ان سعادت آہودہ
 اند فرمود متوجہ دار السلطنت اگر ہ شوند۔

صفحہ ۲۲۳

و اردو ہی گیہان پونی کوچ کوچ متوجہ اجیر شدہ روز شنبہ یازدہم
 غرہ برج الاول بظہر فیض اساس نزول بر کبالی اتفاق افتاد
 و بعد از اسام زیارت و لوازم خیرات و بہارت استہادہت از بلطی ہی

نشان
 از شہان کو حضرت اکبر
 زیارت کے واسطے روانہ
 ہوئے۔ ادن میں اجیر
 اور مر اہم زیارت کے ادا
 کے بعد حضرت کو بہت کچھ دیا
 کہ اسودہ ہو گئے۔
 ہر سال ہفت روپیہ ہر ہم نذر
 اکبر بادشاہ اجیر ہوتے تھے
 کو بیان کے لوگوں کو تقسیم
 ہوتے تھے جب بیان ہے
 تو معلوم ہوا کہ شیخ حسین جو
 دعوی اولاد حضرت خواجہ
 صاحب کتاب بہت سا
 روپیہ انہیں سے کہا جاتا
 ہے اور یہ حقیقت کی تو
 معلوم ہوا کہ اسکا اولاد
 دعوی ہا ہی کچھ اصل نہیں
 ہوا ہے۔ اس واسطے کہ
 فقیران سے متوجہ کر کے
 خیر و خیر ہا ہی کو انکی جگہ
 کرے اور شیخ کی رعایت
 کرے اور فقیران کو
 کی عمر گریہ میں نہایت
 کرنا ہے

آن بگریزه درگاه صدمت نموده عنان غرمت مستقر خلافت انطاقت یافت .

صفحه ۲۲۴ تا ۲۲۵

ز خود بسعادت روز و شنبه نوزدهم شهر یورماه الهی موافق نسبت و درم
ربیع الثانی پای دولت در رکاب جهان ستانی آورده از خطه فیض
اجیر متوجه پنجخیز گجرات شد ند چون موکب اقبال بحوالی ناگور رسید
نویسه ولادت فرزند سعادت پدید که در زمینی انبارت فتح فیروزی بود
افزای خاطر اولیای دولت گردید ولادت شاهزاده دانیال
چون موکب جهان کشا از اجیر نفست اقبال فرمود یکی از پردگیان
سمراتق عصمت را که خالص کوکب دولت بود بنا بر تعین نقل و حرکت
خانده شیخ دانیال که از منتسبان روضه عینیه اصلاح طاهری و صفائی
استیاز داشت گه اشتد در حوالی ناگور نویده ولادت شهزاده عالی نژاد
مستز افزای ناظر قدسی مطهر گردید بعد از انقضای چهل و یک و قیقه
از شب پست و هفتم شهر یورماه الهی موافق چهارشنبه دوم جمادی الاول
نهمه و بنفاد و نه جری قدم بر رویه بنفاد آن نونهال گلشن خلافت
بناسیت همنامی شیخ و انیال سلطان دانیال موسوم شد .

بجسدت اکبر بادشاه
اجیرت ناگور نشانی
ادشاه شیخ و انیال
که در کعبه کوه درگاه
استغرق من سستی آورده
اصلاح طاهری و صفائی
بلندی کی استیاز رکنه
چو در کعبه چیسر
بیکم که شهزاده پدید
شیخ دانیال مجاور
ام پشاهزاده کا نام
دانیال رکبا

صفحه ۲۶۱

و در خلال این حال و رود موکب اقبال بدار البرکه اجیر اتفاق افتاد
و بعد از فرغ لوازم زیارت دینار ندی بجیرات و مبرات پرداخته برات
غرمت مستقر خلافت برافراشتند و در ساعت مسعود مختار و اول و
نخجور بود و موکب نصیر رونق اسانی یافت .

صفحه ۲۶۲

و پادشاه روز شنبه در خطه انیس اسام اجیر رود موکب اقبال اتفاق

افتاد و بعد از فراغ لوازم زیارت و نیازمندی آخرهای روز بر سر کوه
جهان نورد و سوار شده گرم شتافتند +

صفحه ۲۶۱

رایات عزیمت به دار البرکه اجبیر برافراشتند و چون با جمیع نزول مهابت
التفاق افتاد بر وضه علیه خواجہ معین الدین حبشی قدس الله سره العزیز
تشریف لوازم زیارت و مراسم داد و دهش بقدم رسانیده نقد کاوه
و رد امن محتاجان عرصه خاک ریختند +

صفحه ۲۶۵

توجه اشرف اقدس زیارت رضه علیه معینیه چون

محاصره قلعه چینه و تسخیر ولایت شرقیه با متذاد انجامید و پیشگاه خاطر
قدسی مطهر چنان پرتو افکند اقلع عقد ایمراد مباحی اولک دولت
صوت پذیر نیست ناگزیر رسد ممالک کتایوش ممالک شرقیه تقصینیم
یافت چون غافان ستوده خصال تحصیل این قسم مقاصد عالی نخست
از باطن قدسی و الطن بزرگان این اشیا و مهت فرمودند و در شاه امه قفسه
می نهد لاجرم روز سه شنبه غره اسفندارند ماه الهی موافق شانزدهم شو
نهضت عالی بصوبه اجبیر اتفاق افتاد و در قفسه نوده میرزا گوکه بر سر
ایلند از بگرات رسیده بسعادت استان بوس سفیر گردید و آنحضرت از
کمال بنده نوازی قدسی چند بیانی میرزا فرشته باین جهت خاص پایه عزت
اور از بنگران برافراختند و دست پشتم اسفندارند ماه الهی جو الی جمیع

حضرت
سازگوست سپاده حضرت
اکبر بادشاه اجبیر که او
زیارت کر که مجاوران
درگاه کومال مال کیا

مخیم بارگاه اقبال شد و روز دیگر از مهت کردی آن دار البرکه چنانچه
آمین انک شهبور عرصه صحت و معنی مهت قدم فلک سانی را عبارت آورده
نیاز ساخته زیارت روضه منوره توجه فرمودند و آخرهای روز بان
عالی رسیده لوازم زیارت و مراسم نیازمندی بجا آوردند و ارباب احتیاج

و سایر منسوبان و مجاوران آن سده سدره مقام بهشت است و سیراب امید گردانند +

صفحه ۲۸۶

غریب طواف مزارات مقدسه دہلی و اجیر پیش بناوہ خاطر ششمانس
گردید و از ہان منزل گره را دست چپ دہشتہ متوجہ دارالبرکت دہلی
شدند و دران سفر سعادت لوازم زیارت و نیاز مندی مشاعر تعظیم
تقدیر سائیدہ و مجاوران آن لقیاع مقدسه و سایر محتاجان بوندہ
و تصدقات بہرہ و در ساختہ سبحاب مکرمت غبار احتیاج از چہرہ حال
فقراء و مساکین پاک شستند و از راہ ناروال بقصد زیارت روضہ
معینہ توجہ خطہ ایس اساس اجیر شدند +

ایضاً

و موکب گردون سہ مبارکی و فیروز بی بدار البرکتہ اجیر نزول قبائل خرمو
و ناتقان بحر نوال مراسم زیارت و نیاز مندی تقدیر سائیدہ و مجاوران
و سایر محتاجان را بہ انعامات و ادارات بہرہ ور گردانند +

ایضاً

و حکم شد کہ از دار البرکتہ اجیر تا مستقر خلافت در بہر کردی چابی بختہ
و مناری بجهت علاقت کردہ اساس بنہند و سر پای منار را بشا خہ
انبوکہ درین راہ شکار شدہ زمینت بخشند +

صفحه ۳۰۲

توجہ بہ شخصت زیارت روضہ معینہ چون قرار داد خاطر بی طلبہ ہر پیشین
بہت عالی با اثر چنان شد کہ بہر سالہ زیارت مزار فالغص الانوار حضرت فوجہ
معین الدین و احمق توجہ فرمودہ از باطن قدسی موطن آن برگزیدہ درگاہ
ایزدی استرا و بہت نامیہ و بیان وسیلہ مستحقان و محتاجان و گوشہ نشینان

حضرت بلال ابن مہدی
اکبر بادشاہ غازی اجیر
انے اور زیارت کر کے
مجاورون کو بہت کچھ دیا

حضرت البربادہ نے حکم دیا
کہ اجیر سے اگر کوئی گھر
ایک کو بی بختہ کوئے اور
ایک مندرہ بناوین اور
اجیر برک سینک نصب
کروین -

آن بقعه شریفین را بر شحات سحاب مکرمت بیایم بگردانند لاجرم
 درین هنگام هفت موکب عالی بدان صلواتی افتاد و منزل منزل
 شکارگننان شریفین پرده بشاید همه و از یک منزل پیاده روی نیازبان
 آستان طانک مطاف بنا و نزد بعد از فراغ زیارت جان در بستان هم
 رو چیه بجای و آن و بترمان آن بقعه متبرکه تقییم فرمودند +

حضرت جلال الدین محمد اکبر
 بادشاه زیارت گو است
 او در دوس هزار روز پست
 عباد و نکو و ل

صفحه ۳۰۸

توجه آنحضرت بدارالبرکه اجمیر درین هنگام که نویافته حیات غیلم از اطراف
 ممالک بسامع غزو جلال رسید و خاطر قدسی مطایر از غیبه ولایت نیک و
 بهار و اپردخت بجهت آوا حکم و سپاس این مومنین بقیاس نبیست عالی
 روضه منوره حضرت خواجه مین الحسن والدین قدس مدینه و غیره افتات
 افتاد +

صفحه ۳۱۶

نبیست موکب خاقان فلک سمر میر زیارت روضه علیهم
 درین هنگام که دارالسرود فتیور بانوارش که خاقان سکت آلمین محمود
 روی زمین شوق زیارت روضه مینینه از مشرف خاطر خورشید مانه در
 روزیاد ایت دووم شهر و ماه الهی نبیست عالی از مستقرا و رنگ نکات
 و بصوب دارالبرکه اجمیر افتات افتاد +

صفحه ۳۱۶

چون موکب گردن مشیر بهار الفیوض اجمیر و در سعادت فرمود و پسر
 یک منزل پیاده شده روی نیاز زیارت اورده و دست برانوال یاد آت و نوز
 ت مدقات بر کشوده مستفان آن بقعه و متوطنان آن بلده را سیرایا میگردد

صفحه ۳۲۲

ایلنا فرمودن شاه سوار عربیه مهت بصوب اجمیر

چون از مبادی ماه هر سال زیارت روضه معینیه تشریف می بردند
 و در غیرتیه بجهت یورش پنجاب و زیارت فراتمبر که شیخ فریدالدین گنج
 گنج آن امنیت از غیرتوت بفعال زیاده بود در اصحاب تاجران تقاضا نمودند
 از دارالسعادت همی بطریق یلغار بدان فراتمبر الا نواشتا تندی ایضا
 مساوت بمرکز خلافت منعطف گردانند لاجرم ممالک از ورا بگرم
 در عرض چهار روز بجزه فیض اسماں بجهت نزول سعادت فرمود و اول از فرسخ
 زیارت مراسم دارد و پیش بزرگان و اقبال سوار شد بطریق یلغار در
 دوروز از اجیر مدار السلطت فخر تشریف بردند +

صفحه ۴۶۴

شیخ حسین بولیت فراتمبر که خواججه معین الدین چشتی فرق عزت برافروخت
 او خود را تواسه خواجه میگرد و در آن ایام که حضرت خاتمانی هر سال کبرتیه
 زیارت آن روضه تمبر که تشریف می بردند مکرر از سلوک اسلام و تم شریفی
 در فترا و گوشه نشینان و مجاوران آن بقعه تشریفه او خواججه نمودند چون
 تظلم پیدا و او سرروض بارگاه عدالت شد فرستاد بولیت آن فراتمبر
 الا نوا و میگویی مقدر داشته او را بعبوس زندان او بفرمودند و چون
 رحمت شاهنهای شامل حال او گشت و از قید برآورده باز دستور قدیم
 منسب بولیت آن فراتمبر که بعد او شد +

صفحه ۵۳۴

نهضت موکب گبهان شکوه از دار السلطنت اکبر اباد و بارالاکبر اجیر بول
 بمباره عساکر فیروزی ماثربقصد استیصال راکا مقهوره در پیشگاه سمراتقا
 اجمال تعیین شده و از آنکه کار بارگرد رفت است بتمت نهضت و بولیت
 نه پذیرفته بود در آسپهان کتاجین اقتضا فرمود که خود بیعت و اقبال
 ماثربقصد استیصال آن سیاه بخت و خیم العاقبت نشوره روزی سپه اجیر بول
 کنگا گه با بادشاه

شیخ حسین فراتمبر که تشریف
 مستوی بولیت عزت بانی
 ایضا تشریف خواججه سوار
 نواستون بین بیان کر
 ایضا سینه بلبوس من
 و م جلوس کابک ۳۳
 بر س کا عوبه ماست
 حضرت اکبر شاه پسر
 ای کبرتیه زیارت کون
 نواستون - بار بار شیخ
 حسین کی بر سلوکی اور
 مجاورون کے حق کلمات
 کی شکایت مجاورون کی زبان
 سخن گوئی اور اولک سب گون
 نے داوخواجی جانی جیبلم
 اور پیرانی اولکی معلوم
 بولیت بیعت و بولیت
 مقدر کیا گیا او شیخ حسین
 کنگا گه با بادشاه

اقبال بایده خست و باین غزمت صائب تاریخ دوم شهر شعبان هزارت
 دو و ۵۲۲ هجری مطابق و چهارم شهر پوره ماه سال ششم از جمله شش
 رایات اقبال بدان صوبه ارتقا یافت و چون دارالاکبر اجمیر محل بود
 موکب مسعود گشت بعد از فرغ زیارت روضه معینه و غماری که مجدد
 امداش یافته بود نردل سعادت ارزانی فرمودند

صفحه ۵۳۵

و چون نردل موکب اقبال به دارالاکبر اجمیر اتفاق افتاد

صفحه ۵۳۶

درین سال نقیب خان بجوار رحمت اینردی پیوست نامش مرزا
 عیاش الدین علی است پدرش میر عبداللایف سیفی فروتنی در آنجا
 جلوس حضرت عرش استانی انار الله برمانه با اولاد و احفاد به پند و
 آمده در سلک ملازمان عقبه خلافت منتظم گشت میز اهل سعادت و
 ارباب عزت بوده و نقیب خان در علم حدیث و سیرت سمای ربان آرا
 دانی از یکینایان روزگار بود میتوان گفت که در فنون تاریخ دانی
 مثل نقیب خانی نگذشته و در خدمت عرش استانی انار الله برمانه
 نسبت قوی داشت بحکم اشرف متصل گنبد خواجبه معین الدین حسینی
 در فن آن غایت محمود مقرر گشت ۴

نه اسکے عالی پر رحم فرمایا
 اور یہیت نکال کر ستوں کا
 عبادہ اُسکو دیا +

کتاب سفینه اولیا

خلاصہ اسکالیپت کہ داراشکوہ بادشاہ اجیمیر میں پیدا ہوئے عرصہ تک اجیمیر رہے اور کئی بار زیارت کو آئے اجیمیر اور درگاہ کے حالت سے بخوبی واقف تھے۔ بادشاہ پنجاہ و جہان کا بی ذکر لکھنا۔ دیوان کا یا ان کے اولاد ہونیکا کہیں ذکر نہیں لکھا۔

انتخاب سفینۃ الاولیاء مطبوعہ مطبع سنہ ۱۲۵۳ھ اگر کہہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۷۰ تا ۱۷۱ خلاصہ ترجمہ دو

صفحہ ۱۷۰ تا ۱۷۱

حضرت خواجہ معین الدین حشتی رحمۃ اللہ

مولد اصل ایشان سجستان است و نشوونما دریا خراسان نام پدر بزرگوار ایشان خواجہ عیاش الدین حشتی است کہ از سادات حسینی بودہ اند مرید شیخ عثمان مارونی بودہ اند و در ہندوستان نیز سلسلہ شریفیہ حضرت حشیہ ایشان قدس اللہ تعالیٰ و شیخ عثمان مارونی میفرمودند کہ معین با محبوب ہمدان و فرخ خواست بر مریدی او و قطبیت و حسابتقرن دین الوان معرفت و شرف انقلاب زبده مشائخ اجل و قدوہ اولیاء اکمل بودہ اند اہل ہند را روایات بخیرت ایشان بودہ و در جمیع علوم ظاہری و باطنی یگانہ زمان بودہ اند کہ امامت و خوارق عادت عجیب و غریب کہ از ایشان بطور آئندہ زیادہ از بیان است گویند کہ چون حقیقتاً ایشان را توفیق تو بہ کرامت فرمود املاک اسباب بخود راضی و در ایشان نمودہ متوجہ سمرقند و بخارا شدند و در انجا حفظ قرآن مجید کسب علوم نمودہ اند بطریق عواقب غرمت کردند چون بقصبہ مارون کہ از نواحی مینا پور بہت رسیدند حضرت شیخ عثمان مارونی را ملازمت نمودہ بہت سال در خدمت شیخ بودند حضرت خواجہ در سیاحتی اکثری از شاخ کبار دریافتہ اند

صفحہ ۱۷۰ تا ۱۷۱ خلاصہ ترجمہ دو

به عینت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در جیلان سیدہ خواجہ سہب
 روز بیستون بودہ انواع نو آمد بودہ اندر شیخ المدین کبری را در بخارا و خواجہ یوسف
 سہبانی در بہانہ شیخ ابو سعید سمرقندی را و تبریز شیخ حسین بخانی را و رامہوردی را
 و از بلخ بہ لاهور آمدہ اند و از انجا بدلی و از دہلی با جمیر رفتہ مطہر شدہ اند و جمیع کتب
 و کتبہ بہ بکرت قدوم ایشان بہ شرف اسلام شدن شدہ و جماعہ کہ مسلمان شدہ بود
 فتنہ و ینا بی بندگی ایشان میفرستادند مہتوز کفار یکہ در ان نواحی اند نیز بارت
 ایشان می آیند و بہ بلخ با مجاوران روضہ منورہ میگذرانند و ولادت حضرت خواجہ
 در سال الحاقی و ہفت و نہتہ ایشان روز دوشنبہ ششم ماہ حساب
 ششصد و سی و ہجرت بودہ و بر وراثت سیم ذی الحجہ سال مذکور توالت الہی است
 و بعد از ولادت بر پیشانی حضرت خواجہ نوشتہ یافتہ کہ ہذا حبیب اللہ مات
 فی حبیب اللہ و عمر ان ایشانرا از شانخ ہندوستان دہشتم جب میکنند و در حبیب
 از اہل ان مجوامب مسلمان و کافران خاص و عام از راہ ماہ و جمیع و کتبہ کی و
 آن از ہزاران بیست ہر سال روضہ منورہ کہ ایشان رفتہ مافتر میخوانند
 شریف یکصد و چہار سال و تبرہ حضرت خواجہ در دارالاسلام اجہیرت و این فقیر
 مرتبہ زیارت ان روضہ منورہ شرف گشتہ را بمیر شہرست پر فیض و پر نور و خواجہ
 زبہ ہوا متصل تالابی عظیم کہ مجموعہ دریا محیط است و نام ان ساگر تال ہما دون
 واقع شدہ و ولادت این فقیر در خطہ اجہیرہ بالاساگر تال روی دادہ و در خطہ
 نصف شب دوشنبہ سال پنجم و چہار ہجرت چون در خانہ والد اجہیر
 فقیر متہ صبیہ شدہ بود پس نمیدیدہ سن مبارک آنحضرت بست و چہار سالگی
 بود از رو عقیدہ و اخلاص کہ آنحضرت بہ نسبت بکثرت خواجہ دستہ ہزار
 مذہب نیاز و رخصت پرستہ نمیکند ایشان حق تعالی این اکثرین بودہ و در ان بود
 آورد امید کہ توفیق مکوکاری و رضامندی خود و دوستان خود نصیب گردد
 آمین یارب آمین

ابی حبیب لوگ خواجہ بزرگ
 کی زیارت کے واسطے آج
 ہزاروں و بیہ روضہ منورہ
 مجاوروں کو نذر دیتے ہیں
 جب کہ میں نے یہ سب طہارت سے
 مسلمان وغیر مسلمان دور
 دور کے ہزاروں ہزار سال
 روضہ منورہ کہ پر جمیع ہوتے
 دارالانگورہ بادشاہ کی خدمت
 شرف ہوئے انکی ہدیہ
 اجہیر میں آنا ساگر پر جنوبی
 انکی پیدا ہوئی شایگان
 بادشاہ نے ہزاروں نذر
 دینا اور زمین اتنی تہین

کتاب سیر الساکرین

اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ جب اکبر بادشاہ اجمیر میں زیارت کو آئے خادم صاحبان درگاہ کو نذر
 نیازوی۔ جب شاہجہان بادشاہ آئے۔ دس ہزار روپیہ خادم صاحبان کو دئے۔ جب عالمگیر
 آئے پانچ ہزار روپیہ خادم صاحبان کو دئے۔ غرض جس بادشاہ نے ذکر کیا ہے خادم صاحبان
 ہی لکھا ہے۔ دیوان یا اولاد کا کچھ ذکر بہت تحریر نہیں کیا۔

کتاب سیر الساکرین جلد اول مطبوعہ مطبع لکھنؤ مع لکھنؤ ^{۱۸۲۳} شرحہ خلاصہ و توضیح

صفحہ ۱۸۶

پیرزاد اکبر استغاثہ علی سخی باجوہ میں الدین ختی بود فرزان بزرگو متصل شہر اجمیر
 اکبر عید کردہ بود کہ گزراہ از دقتا اور فرزند عطا فرمایند زیارت مریش پایہ و اطاعت
 نماید بود و بادشاہ ہزارہ سلیم اکبر با ایھا عہد از پنج سو سیکری تا اجمیر کہ مغت منزل
 و منزل و وارزہ کردہ پایہ ایست نمودہ مراسم زیارت بقصد بمرسانید

صفحہ ۱۲۳ جلد اول

خواجہ عین الدین حسن پور غیاث الدین حسن ز سادہ احسنی حینی اور در ان ایستدستی و بہت
 و قریبہ بخوار و آستان ہزاوردیازنودہ لگی بدلا انہائی شدہ اہم ہندوز را از
 البی بودگان و بیرون نظر افتاد برق استوکی خرم بستہ گیا و زرد و در جستجوی رہنمون
 شدہ ہردن کہ دست ازیننا پر صحبت خواہد تھاں ختی رسید و بریاضت گری بر پور
 و خرقہ خلافت یافت سپس درنگاہ و بطلمی برآمد و از شیخ عبدالقادر ^{جلال}
 و بسیار بزرگان فیض اندوخت و در سال کہ معزالدین سام علی برگرفت بدعا
 رسید و بگانش عزت گزینی باجمیر شد و فرواد ان جہانغ را فروخت و از دم گریانی او گردا

کرده مردم بهره برگرفتند روز شنبه ششم ماه رجب سال نشن رومی سیدک
تقدیر خاش نمود و در دامنه کبسان آن خوابگاه شد و امر فرزند زاریگاه خورد و نیز گشت

صفحه ۲۶۵

احوال سال نهم مطابق سنه هزار و چهل و شش هجری

هفتم رجب باو شاه نهضت باجمیر نمود و در دو لقمه سائل تالاب آنا ساگر شاه جهان باو شاه
نزول اجمال فرمود و از دو لقمه تا مزار خواججه مین پیاده پارفته مراسم زیارت
تقدیر پیانید و در هزار و پویه بخند مزار غنایت شده و بمسجد که در ایام هجرت
از خیر عقب روضه حسب الحکم بنای آن گذاشته بودند و پس از جلدش
بصرت جبل هزار و پویه با تمام رسید تشریف از زالی داشت مطرح اهل آن
شد مسجد شاه جهان تاریخ بنای آن یافته اند و درین سال خاندوران و
سید خانبهجان بهر دو باضافه هزاری ذات و هزار سوار بمنصب خبزیاری و خبزیاری
مزارفقار یافتند و بی هم شبان بدار الحفانه اکبر اباد و در فیض آموشدند

صفحه ۲۸۴

حال شاه جهان باو شاه سال نهم مطابق سنه هزار و شصت

و چهار هجری

درین سال بخط فیض اباد و اجمیر نهضت رایات شاهی شده

صفحه ۳۲۱

ذکر جنگیدن عالمگیر با و اراشکوه

عالمگیر خداوند قدری بجا آورده از گذشته شدن شیخ منیر که نهایت مخلص بود
بسی دلگیر شد و حسب الامر نقش او را شاه نواز خان مرحوم با عزاز و احترام
پرداشته در مزار خواججه مین ال برین چشمی مدفون کردند و صلح جنای الا
بطرافت مزار مذکور در فتنه خبزیاری و پویه بعلیه آنجا انعام فرمود و بر تالاب
آنا ساگر در غمخوارات باو شاهی مندرج نموده +

شاه جهان باو شاه
رجب کواجمیر گشته اور
تالاب آنا ساگر بر دولت
باغ مین قیام فرمایند
دو لقمه سائل در گاه تکیه
پیاده پا آله اور زاری
کر که دس هزار و پویه
خادمونکود سکنه +

عالمگیر پناه و اراشکوه
ذکر صلح جنای الاخر که
زیارت کے واسطه و گاه
آله اور یا خبزیاری و پویه
بسیان عمل یعنی خاندونکود
دس اور آنا ساگر بر
دشیره هوا

تاریخ ہند

خاصہ اس کتاب کا پہلے ہے کہ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے
نہایت افتقاد رکھتے تھے اور چشتیہ خاندان میں مرید تھے اور مرتے وقت تک نماز
قوم رہے۔

انتخاب تاریخ ہند مطبوعہ مطبع سنہ

اکبر کا مذہب صفحہ ۶۵۲

دینداری اور خوش اعتقادینکا دریا جوش میں آیا لاکھوں روپیہ درگاہوں میں پڑا
فقہ اور کی خدمت بہت کچھ کی قبروں کی زیارت سے شرف حاصل کیا۔ اجیر شریف لکھا
و نمہ پیادہ پا گیا۔ خاندان چشتیہ میں مرید تھا۔ اور اعتقاد اسی سے رکھتا تھا جسے لکھا
میں جاتا تو یا معین یا معین خود نغمہ مارتا اور اپنے لشکر سے ہی کہلاتا اس میں یہ صفت
ابہام تھی کہ خواجہ معین الدین چشتی کے نام میں ہی لفظ معین تھا۔

اکبر کی وفات صفحہ ۶۴۰ تا ۶۴۱

اس جہانگیر باپ کی خدمت میں گیا اور جو اس وقت حال گذرا اسکا یہ بیان وہ لکھتا ہے کہ
باپ نے مجھے بہت پیار کیا۔ اور یہ فرمایا کہ امرا اور وزرا اس کمرہ میں جہان میں پڑا ہوں بلوائے
جاویں۔ اور مجھے یہ ارشاد کیا کہ میری مرضی نہیں ہے کہ تیرے اور ان دو تنخواہوں کے
درمیان ناجاتی ہو جنہوں نے برسوں سیر ساتھ محنتیں اٹھائیں اور سختیاں جہیلین میں
اور میری نشان و شوکت کے کاموں میں ہمیشہ وہ مدد و معاون رہے ہیں جس پر جمع ہوئے
تراکھی طرف مخاطب ہو کر یہ فرمایا کہ اگر بھولے سے میں نے کوئی خطا تمہاری کی ہو تو تم اسکو
معاف کرو جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں باپ کے قدموں پر گرا۔ اور زار زار رو دیا پھر میری

طرقت اشارہ کیا کہ اس تلوار کو باندھو اور میرے سامنے بادشاہ بنو۔ اب کچھ بادشاہ نے
 سنبھالا لیا کہ پہر جبانگی سے کہا کہ تمام خاندان کی عورات کی خبر لینا۔ اور میرے پرانے
 رفیقوں اور دوستوں کو نہ بھولنا پہر روز چہار شنبہ وقت شب ۱۳ جمادی الاخریٰ ۱۰۱۳ھ کو
 ایک بڑے مولوی کو بلا کر کلیہ شہادت کہی و فوطیڑا اور جتنے مسلمانوں کی طرح اس دنیا
 سے سد مارا اور سکندرہ نین جو اگرہ کے قریب ہے مدفون ہوا عمر تریہ ۱۰۱۳ھ سال اور مدت
 سلطنت اوچتاس سال آٹھ ماہ +

تمت تمام شد

۶۰۶/۱۰۰۰ گزرج گندہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
کئی کئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ ذیرانہ لیا جائے گا۔
